نمبر ۵ | ۱۷ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۱ جولائی ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۷ جولائی کی ڈاکٹری اطلاع جو آج ۹ کو پالم پور سے موصول ہوئی ہے۔ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ خاندان نبوت کے دیگر افراد بھی خدا کے فضل سے اچھے ہیں۔

مولوی محمد سلیم صاحب اور مولوی محمد شریف صاحب کو گلہ دھاریوال ضلع سیالکوٹ۔ شیخ مبارک احمد صاحب کو لدھیانہ اور شیخ عبدالقادر صاحب کو موگا تبلیغ کے لئے بھیجا گیا ہے۔ یہ ان اصحاب میں سے ہیں جنہوں نے حال میں مبلغین کی آخری جماعت کا امتحان دیا ہے۔

۷ جولائی بعد نماز جمعہ ریتی چھلہ میں دوکانداروں نے بازار لگایا۔ جو پہلے سے زیادہ پُر رونق اور وسیع تھا۔ اور اچھی خرید و فروخت ہوئی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غربار کا دین میں حصہ

(فرمودہ ۱۱ جولائی ۱۹۰۳ء)

فرمایا۔ "غربا نے دین کا بہت بڑا حصہ لیا ہے۔ بہت ساری باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن سے امرا محروم رہ جاتے ہیں۔ وُہ پہلے تو فسق و فجور اور ظلم میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں صلاحیت۔ تقویٰ اور نیازمندی غربا کے حصہ میں ہوتی ہے۔ پس غربا کے گروہ کو بدقسمت خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ سعادت اور خدا کے فضل کا بہت بڑا حصہ اُس کو ملتا ہے۔ یاد رکھو حقوق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حق اللہ۔ دوسرے حق العباد۔ حق اللہ میں بھی امرا کو دقت پیش آتی ہے۔ اور تکبر اور خودپسندی ان کو محروم کر دیتی ہے مثلاً نماز کے وقت ایک غریب کے پاس کھڑا ہونا بُرا معلوم ہوتا ہے۔ ان کو اپنے پاس بٹھا نہیں سکتے۔ اور اس طرح پر وُہ حق اللہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ مساجد تو دراصل بیت المساکین ہوتے ہیں۔ اور وُہ ان میں جانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اسی طرح وُہ حق العباد میں خاص خاص خدمتوں میں حصہ نہیں لے سکتے۔ غریب آدمی تو ہر ایک قسم کی خدمت کے لئے تیار رہتا ہے۔ وُہ پاؤں دبا سکتا ہے۔ پانی لا سکتا ہے کپڑے دھو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس کو نجاست پھینکنے کا موقعہ ملے۔ تو اس میں بھی اسے دریغ نہیں ہوتا۔ لیکن امرا ایسے کاموں میں ننگ و عار سمجھتے ہیں۔ اور اس طرح پر اس سے بھی محروم رہتے ہیں۔ غرض امارت بھی بہت سی نیکیوں کے حاصل کرنے سے روک دیتی ہے۔ اور اسی لئے یہی وجہ ہے۔ جو حدیث میں آیا ہے۔ کہ مساکین پانسو برس اول میں جائیں گے۔" (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

سلسلہ کے کارکنوں کی تنخواہوں میں تخفیف

صدر انجمن احمدیہ نے بوجہ مالی مشکلات کے اپنے کارکنوں کی تنخواہوں میں حسب ذیل شرح سے یکم مئی ۱۹۳۳ء سے تخفیف کا جاری رکھا جانا منظور کیا ہے:۔

۲۵۔ روپے سے ۴۰۔ روپیہ تک کی تنخواہ پر ۱۔ فی روپیہ یعنی ۳ ۱/۸ فیصدی
۴۱ " " ۶۰ " " " ا " " ۶ ۱/۴ "
۶۰ " " اوپر " " دس روپے فیصدی۔

ناظر اعلےٰ ۔ قادیان

بٹالہ میں درس قرآن مدیہ

بٹالہ کے احباب جماعت چونکہ شہر کے مختلف حصوں میں رہتے ہیں۔ اس لئے تا حال درس باقاعدگی سے جاری نہیں ہو سکا تھا۔ گو حاجی گلزار محمدؐ صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت جماعت بٹالہ فرداً فرداً قرآن کریم۔ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت جگہ پڑھاتے ہیں۔ لیکن اب جماعت کے فیصلہ کے مطابق انہوں نے فی الحال نماز جمعہ کے بعد ہفتہ وار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس شروع کر دیا ہے۔ جمعہ میں تمام احباب جمع ہوتے ہیں۔ بعد میں بتدریج درس روزانہ کر دینے کا ارادہ ہے (نامہ نگار)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری شادی پر عرصہ پانچ چھ سال کا ہو چکا ہے۔ لیکن اولاد سے محروم ہوں۔ دوست دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ نیک اولاد دے۔ خاکسار فضل الٰہی۔ بھیرہ ۔ ۲۔ میری اہلیہ بہت لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ اور اب بیماری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار غلام رسول احمدی پرانا دفتر ریلوے لاہور ۳۔ میری بائیں آنکھ کی بینائی خراب ہو گئی تھی۔ اس کے علاج کے لئے میں میو ہسپتال میں لاہور آیا۔ ناک اور گلے کا معائنہ کرنے کے بعد ڈاکٹر نے گلا خراب بتایا۔ اور اپریشن کرانے کے لئے کہا۔ ۵۔ جولائی کو گلے کا اپریشن کرا لیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ دلی توجہ سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے ہر لحاظ سے مکمل صحت عطا فرمائے۔ خاکسار سعد الدین احمدی سینیئر انگلش ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم۔ از میو ہسپتال لاہور ۴۔ میرا ایک عزیز دو ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ دوستوں سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔ خاکسار محمدؐ صاحب حکیم از ونگو الہ

ولادت

۱۔ اللہ تعالےٰ نے ملک عبد القادر خاں کے ہاں لڑکا عطا فرمایا ہے۔ درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمد حنیف خاں احمدی چک نمبر ۲۲۶ گ ب ۲۔ میرے ہاں ۶ جون کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب دعا کریں۔ خداوند تعالےٰ مولود کی عمر دراز کرے۔ اور خادم سلسلہ احمدیہ ہو۔ خاکسار حافظ محمد عبد اللہ ہمت پور ضلع جالندھر ۳۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ڈاکٹر احمد دین صاحب (یوگنڈا۔ افریقہ) کے ہاں ۲۷ مئی لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے صلاح الدین نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ مولود کو مسعود اور خادم دین بنائے۔ خاکسار (چوہدری) اللہ بخش از قادیان ۴۔ اللہ تعالےٰ نے میرے ہاں لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب درازیٔ عمر اور سعادت دارین کی دعا کریں۔ خاکسار محمد شفیع از جہلم ۵۔ میرے ہاں اللہ تعالےٰ نے ۲۰۔ جون لڑکا عطا کیا ہے۔ مگر اسے اسی دن سے بخار ہے۔ احباب اس کی صحت۔ درازیٔ عمر اور سعادت دارین کے لئے دعا کریں۔ خاکسار بشیر احمد خاں از ڈجانوالہ ۶۔ اللہ تعالےٰ نے ۱۲۔ جون میرے پہلا فرزند عطا فرمایا۔ احباب اس کے خادم دین بننے اور عمر دراز ہونے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار احمد الدین۔ موضع چوکنانوالی ۔ ۷۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے میرے ہاں ۱۲۔ جون دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ احباب درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار راجہ غلام محمد خاں۔ چک امیر ج کشمیر ۔ ۸۔ برادرم منور احمد صاحب صالح نگر کے ہاں فرزند تولد ہوا ہے۔ دوست درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے لطیف احمدؐ نام رکھا ہے۔ خاکسار عبد الرحیم خاں از قادیان۔

دعائے مغفرت

۱۔ ۳۔ جون کو میاں محمد عظیم صاحب اور شیخ خدا بخش صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابیوں سے تھے۔ فوت ہو گئے ہیں۔ دوست دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمدؐ یوسف از لائلپور ۲۔ چودھری فقیر محمدؐ صاحب چک ۲/۱۲۸ ع ب وفات پا گئے ہیں۔ جو بہت مخلص احمدی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار رسالدار حاکم علی خاں۔ ۳۔ میرا بچہ حمید احمد ۶ جون فوت ہو گیا۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار اللہ بخش ۴۔ راجہ ملک ایمان خاں صاحب احمدی سارجنٹ پولیس ۱۵۔ جون کو فوت ہو گئے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار راجہ غلام محمد خاں چک امیر ج کشمیر۔ ۵۔ سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ بٹاویہ (جاوا) لکھتے ہیں۔ ہماری جماعت کے ایک قابل رشک فرد حاجی عبد اللہ صاحب کی بیوی حاجی صالحہ ۲۶ مئی کو فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ہم امید کرتے ہیں۔ کہ جماعت ہائے احمدیہ ان کا جنازہ پڑھیں گی۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان ۶۔ میرا اکلوتا بچہ ایک ماہ بعارضہ تپ محرقہ بیمار رہ کر فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ نعم البدل دے۔ خاکسار با غدین ۳۰/۱۲ ۔ ۷۔ یکم جولائی کی شام کو میری لڑکی شاہجہان بیگم فوت ہو گئی ہے۔ احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور ہمارے لئے نعم البدل کی دعا کریں۔ خاکسار محمد ظہور۔ سہارن پور۔

لائل پور میں غیر احمدیوں کی شرمناک حرکت

مورخہ ۴۔ جولائی۔ "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام" کے زیر اہتمام لائل پور میں ایک جلسہ اس غرض سے منعقد کیا گیا۔ کہ لال حسین اختر کے ان اعتراضات کا جواب دیا جائے۔ جو اس نے انہی ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کئے۔ لیکن افسوس کہ بعض اخلاق نبوی اور قرآن کریم کے احترام کے جذبہ سے عاری مسلمان کہلانے والوں نے عین اس حالت میں جبکہ قرآن کریم کی تلاوت ہو رہی تھی۔ خشت باری شروع کر دی۔ اور کئی آدمیوں کو زخمی کیا۔ حتیٰ کہ منتظمین کو جلسہ برخاست کرنا پڑا۔ اس جگہ یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ جلسہ کی غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی ضرورت۔ اور صداقت ثابت کرنا تھا۔ سو الحمد للہ کہ ان ننگ اسلام مفسدہ پردازوں کی غیر اسلامی حرکات نے پورے طور پر ثابت کر دیا۔ کہ یقیناً یہ زمانہ مسیح موعود کا محتاج ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلمان شرفاء کا ایک بڑا طبقہ مفسدہ پردازوں کی ان حرکات شنیعہ کی وجہ سے سخت شرمسار ہے لیکن افسوس ہے۔ کہ انہوں نے ان کے خلاف بر وقت آواز نہ اٹھا کر بہت بڑی کوتاہی کا ثبوت دیا ہے۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ وہ ان کی غیر اسلامی حرکات سے برأت کا اظہار کریں۔ تا شریف اور غیر شریف میں امتیاز قائم رہے۔ خاکسار احمد الدین سکرٹری دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ لائل پور۔

تبلیغی جلسہ

۱۳۔ جولائی کو جمبر تحصیل چونیاں ضلع لاہور میں جلسہ ہو گا۔ ارد گرد کے دیہات کے احمدیوں کو خصوصاً انصار اللہ کو اس جلسہ کے کامیاب بنانے میں کوشش کرنی چاہیئے۔ مناظرہ کا بھی امکان ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

رسالہ البشارۃ الاسلامیۃ الاحمدیۃ

اس رسالہ کا چھٹا نمبر اللہ تعالےٰ کے فضل سے جون کے پہلے عشرہ میں شائع ہو گیا ہے۔ اس نمبر میں امریکن مشن قاہرہ کے انچارج ڈاکٹر فیلبس سے خاکسار کے تین اہم مناظرات کا خلاصہ درج ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

تعلیم نسواں کا اہم مسئلہ اور جماعت احمدیہ

تعلیم نسواں کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حال میں سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ ومغفورہ کے واقعاتِ زندگی کے متعلق جو دردناک مضمون رقم فرمایا ہے۔ اس میں جماعت کے لئے جہاں اور بیسیوں اہم سبق اور قیمتی ہدایات ہیں۔ وہاں تعلیم نسواں کے متعلق بھی نہایت مفید اور ضروری ارشاد موجود ہے۔ اور گو الفاظ مختصر ہیں۔ لیکن نہایت دوررس اور نتیجہ خیز ارشاد کے حامل ہیں :-

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد

حضورؑ نے تحریر فرمایا :-

"بہت سی لڑکیاں محض روٹی کمانے کے لئے اور نوکری کرنے کے لئے پڑھ رہی ہیں۔ حالانکہ عورت کا کام نوکری کرنا نہیں ہے۔ یہ عورتوں کی ملازمتوں کا دستور مغربیت کی لعنتی یادگاروں میں سے ایک یادگار ہے۔ اسلام نے روپیہ بہم پہونچانا مرد کے ذمہ لگایا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضھم علےٰ بعضٍ وبما انفقوا من اموالھم فالصّٰلحٰت قٰنتٰتٌ حٰفظٰتٌ بما حفظ اللہ۔ یعنی مرد عورتوں پر بطور نگران مقرر ہیں۔ اس وجہ سے بھی کہ اللہ تعالےٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ یعنی مرد کو نگرانی کے مواقع اور نگرانی کی قوتیں زیادہ عطا فرمائی ہیں۔ اور اس وجہ سے بھی کہ مرد کا کام ہے۔ کہ وہ عورت کی ضرورتوں کو مہیا کرے۔ اور اس پر اموال خرچ کرے۔ پس نیک عورتوں کو چاہیئے۔ کہ بجائے کسی دوسری طرح اپنے اوقات خرچ کرنے کے مردوں کی حفاظت اور نگرانی میں اپنے وقت بسر کریں۔ اور مردوں کی غیر حاضری میں جبکہ وہ کسب معیشت کے لئے باہر گئے ہوئے ہوں۔ اللہ تعالےٰ کی مدد سے ان امانتوں کی حفاظت کریں۔ جو ان کے سپرد کی گئی ہیں۔ یعنی امور خانہ داری کی طرف متوجہ ہوں۔ بچوں کی تربیت کریں۔ گھر اور محلہ کے اخلاق کو درست رکھیں۔ وغیرہ وغیرہ"

عورت کے فرائض۔ اور موجودہ طریق تعلیم

سطورِ بالا میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی آیت کی تشریح میں عورت کے جو فرائض بیان فرمائے ہیں۔ ان کے درست اور صحیح ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہوسکتا۔ لیکن انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ آج کل عورتوں کی تعلیم جن لائنوں پر ہو رہی ہے۔ جو تعلیمی نصاب ان کے لئے مقرر ہے۔ اور جو طریق ان کی تربیت کے متعلق اختیار کیا گیا ہے۔ اس سے نہ صرف عورتوں کے صحیح اور حقیقی فرائض کی ادائیگی میں مدد نہیں ملتی۔ بلکہ اکثر حالتوں میں روک اور پیدا کرنے والا۔ اور عورتوں کو ان کے اصلی دائرہ عمل سے نکال کر باہر لے جانے والا ہے۔ بالفاظ دیگر بجائے اس کے کہ تعلیم یافتہ عورتیں امور خانہ داری کی سرانجام دہی کی طرف متوجہ ہوں۔ بچوں کی تربیت میں مصروف ہوں۔ گھر اور محلہ کی اخلاقی اور مذہبی نگرانی کریں۔ اور اپنی تعلیم کے ذریعہ ان فرائض کو بہتر سے بہتر صورت میں سرانجام دیں۔ ان امور سے متنفر ہوتی جارہی ہیں۔ اور جتنی جتنی موجودہ تعلیم میں ترقی ہو رہی ہے۔ عورتیں اتنی ہی اپنے اصل فرائض ترک کرکے اپنے لئے نیا میدان عمل تجویز کر رہی ہیں۔ اور وہ میدان عمل وہی ہے۔ جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مغربیت کی لعنتی یادگاروں میں سے ایک یادگار قرار دیا ہے۔ یعنی نوکری کرنا اور روپیہ کمانا۔

نوکری کرنے والی عورتوں کی حالت

ہماری جماعت میں تو اس رنگ کی تعلیم کی ابھی ابتدا ہے۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس رنگ کی بجائے صحیح طریق پر عورتوں کی تعلیم و تربیت کو چلانے کا تہیہ فرمالیا ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔ اور ہماری جماعت ان نقصانات سے محفوظ ہو جائے گی۔ جو موجودہ طریق تعلیم کا نتیجہ ہیں۔ لیکن وہ قومیں جو اندھا دھند یہ راہ اختیار کر چکی ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہتی ہیں۔ کہ مرد و عورت کے فرائض میں کوئی تخصیص نہیں۔ ہر کام جو مرد کرسکتا ہے۔ عورت کو بھی کرنا چاہیئے۔ اور اس کا حق ہے۔ کہ کرے۔ ان کی حالت نہایت ہی عبرتناک ہو رہی ہے نوکری کرکے روپیہ کمانے والی عورتیں خانگی فرائض کی ادائیگی ترک کر چکی ہیں۔ بچوں کی تربیت تو الگ رہی۔ پیدائش بچہ سے ہی متنفر ہو چکی ہیں۔ شادی کو ناقابل برداشت پابندی قرار دیتی ہیں۔ اور جو کسی نہ کسی وجہ سے شادی کرنے پر مجبور بھی ہوں۔ ان کا ایک بڑا حصہ طلاق منظور کرنے والی عدالتوں میں مارا مارا پھرتا ہے۔ ان واقعات نے اخلاقی اور تمدنی لحاظ سے نہایت ہی تباہ کن۔ اور ہلاکت آفرین حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ حتیٰ کہ وہی مغرب جس کی تقلید میں اب ہندوستان تباہی و بربادی کے قریب ہوتا جارہا ہے وہی یورپ جو عورتوں کی ملازمتوں کے دستور کی لعنت کا موجد ہے وہ بھی چیخ اٹھا ہے :-

عورتوں کی ملازمت کے خلاف جرمنی میں تحریک

ان شرمناک واقعات اور حالات کو جانے دیجئے۔ جن کا کوئی حساب ہی نہیں۔ اور جو روزمرہ پیش آتے رہتے ہیں۔ اور جنہوں نے اہل یورپ کی زندگی تلخ کر رکھی ہے۔ ابھی حال ہی کا واقعہ ہے۔ کہ جرمنی میں ہزاروں عورتوں کو سرکاری ملازمت سے اس لئے برطرف کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ سرکاری دفتروں کی بجائے اپنے گھروں کی زینت بنیں۔ جن عورتوں کو ملازمت کا چسکا پڑ چکا ہے اور جو خود دولت کما کر خود خرچ کرنے کی عادی ہو چکی ہیں۔ وہ گھرداری کے فرائض ادا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ یا نہ ہوں۔ لیکن اس سے یہ تو ظاہر ہے۔ کہ جرمنی نے تسلیم کرلیا ہے۔ کہ عورتوں کا اصل مقام سرکاری دفاتر۔ سرکاری محکمے۔ اور پرائیویٹ کارخانے نہیں۔ جہاں روپیہ کمانے کے لئے وہ نوکری کریں۔ بلکہ ان کا صحیح مقام گھر ہے اور اصل فرائض گھر کے امور سرانجام دینا ہے :-

تعلیم نسواں میں تبدیلی کی ضرورت

سرکاری ملازمتوں سے عورتوں کو برطرف کرتے ہوئے جرمنی کے مختار کل ہر ہٹلر نے ایک بہت بڑے جلسہ میں تقریر کی۔ جس میں کہا۔ "ہم عورتوں کو ان کی اصل پوزیشن میں رکھنا چاہتے ہیں۔ عورتوں کی جسمانی مضبوطی کی طرف ہم زیادہ توجہ دیں گے۔ ہماری تعلیم نسواں کا طریق بھی ایسا ہی ہوگا۔ جو عورتوں کو صحیح معنوں میں ماں بنائیگا" گویا اس وقت تک تعلیم نسواں کا جو طریق چلا آتا ہے اسے بدل دیا جائے گا۔ کیونکہ وہ صرف ملازمتیں کرنے کے قابل بناتا ہے۔

اور یہ عورت کا کام نہیں۔ بلکہ مردوں کا ہے۔ اب ایسا طریق تعلیم اختیار کیا جائے گا۔ کہ عورتیں صحیح معنوں میں ماں بن سکیں۔ یعنی "امور خانہ داری کی طرف متوجہ ہوں۔ اور بچوں کی تربیت کریں"۔

عورت کی جگہ گھر میں ہے۔

جرمنی کے ایک وزیر ہر گوبلز نے اسی موقع پر کہا:۔

"عورت کا کام خوبصورت بننا۔ اور بچے پیدا کرنا ہے۔ اس کی جگہ گھر میں ہے۔ اور تھکے ہوئے سپاہی کی ہمت بڑھانا"۔

اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ وہی یورپ جس نے عورتوں کو گھروں سے نکال کر روپیہ کمانے کے لئے مردوں کے دوش بدوش کھڑا کر رکھا ہے۔ اور ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ اس بات پر فخر کا اظہار کرتا تھا۔ کہ اس نے اس نظریہ کو غلط قرار دے دیا ہے۔ کہ عورت و مرد کا میدان عمل الگ الگ ہے۔ وہی اب یہ کہنے پر مجبور ہو رہا ہے۔ کہ "عورت کی جگہ گھر میں ہے"۔ کیوں؟ اس لئے کہ یورپ کی عورت نے گھر سے نکل کر جو طوفان مچایا۔ اس کا نتیجہ تباہی و بربادی کے سوا اور کچھ نہیں۔

سامان عبرت

یہ الگ بات ہے۔ کہ یورپ اب عورت کو گھر میں رکھنے۔ اور یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو سکے۔ یا نہ۔ کہ "اس کی جگہ گھر میں ہے"۔ لیکن اس میں ان قوموں کے لئے بہت بڑا سامان عبرت ہے۔ جو یورپ کی تقلید میں یہ کوشش کر رہی ہیں۔ کہ ان کی عورتیں گھروں سے نکل کر ملازمتیں کرتی پھریں۔ اور امور خانہ داری سر انجام دینے کی بجائے دفاتر کے کاغذات سیاہ کرتی رہیں۔ یا کم از کم گھر سنبھالنے کی بجائے آزادانہ زندگی بسر کریں۔ وہ اگر عورتوں کا طریق تعلیم بدل دیں۔ اور شروع سے ہی یہ بات ان کے ذہن نشین کر دیں کہ تعلیم حاصل کرنے سے ان کی غرض ملازمت کرنا نہیں بلکہ امور خانہ داری۔ اور نسوانی فرائض کو عمدگی سے ادا کرنا ہے تو وہ اس تباہی سے بچ سکتی ہیں۔ جس میں یورپ گرا ہوا ہے۔

جماعت احمدیہ کا فرض

خاص کر جماعت احمدیہ کو تو ایک لمحہ کے لئے بھی اس بارے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی میں شرح صدر سے اسی رنگ میں تعلیم دلانی چاہیئے جس کا حضور نے اپنے مضمون میں مختصر طور پر بایں الفاظ ذکر فرمایا ہے۔ کہ

"عورتوں کے لئے بے شک انگریزی کی تعلیم اس وقت تک ضروری ہے۔ جب وقت تک کہ اردو یا عربی ہم لوگوں کو دنیا میں تبلیغ کرنے کے قابل نہیں بنا سکتیں۔ اس وقت تک بے شک انگریزی کی تعلیم عورتوں کے لئے مفید ہی نہیں۔ بلکہ بعض حالات میں ضروری ہے۔ لیکن ایسی ہی تعلیم جس میں انگریزی بولنے کی قابلیت جو اصل مقصود ہے۔ حاصل ہوتی ہو۔ یا ایک محدود تعداد کے لئے ایسی تعلیم جس کے ذریعہ سے ڈاکٹری وغیرہ کی قسم کے پیشے۔ یا جماعت کی تعلیمی ضروریات پوری ہو سکیں۔ اس سے زیادہ انہماک جماعت کے اخلاق۔ اور اسلامی تمدن کے لئے سخت مضر۔ اور مہلک ثابت ہوگا"۔

اس بارے میں تفصیلی سکیم حضور کے پیش نظر ہے۔ اس پر عمل کرنا یقیناً جماعت کی دینی و دنیوی کامیابی کا ضامن ہوگا انشاء اللہ تعلیم نسواں سے ہماری غرض کسی پہلو سے بھی دنیا طلبی نہیں بلکہ تبلیغ اسلام کے ذرائع کو وسیع کرنا۔ اور عورتوں کے خیالات کو تعلیم کی روشنی سے منور کرنا ہونا چاہیئے۔ اس طرح ہم ان نقصانات سے بچ سکیں گے۔ جو ایسی قومیں اٹھا رہی ہیں۔ جن کی غرض دنیا طلبی ہے۔ اور جن کی ساری تگ و دو محض دنیا۔ اور اس کی زیب و زینت کے لئے ہے۔

ہندو تعلیم یافتہ عورتوں کی حالت

اہل یورپ کی عبرتناک حالت اگر کسی کو نظر نہ آتی ہو۔ اور وہ بغیر دیکھے یقین نہ کرنا چاہیئے۔ تو اپنی ہمسایہ قوم ہندوؤں کو دیکھ لے۔ ان میں عورتوں کی تعلیم جو مغربی اصول پر دی جاتی ہے جوں جوں بڑھ رہی ہے۔ ان کی حالت بگڑتی جا رہی ہے۔ اور ہندو اخبارات نے تو نو تعلیم یافتہ ہندو عورتوں کو "مغرب زدہ" کا خطاب دے رکھا ہے۔ ایسی ہی تعلیم یافتہ ہندو عورتوں کا ذکر کرتا ہوا اخبار ملاپ (۸۔جولائی) لکھتا ہے:۔

"اس وقت نہ صرف لاہور میں۔ نہ صرف پنجاب کے دوسرے بڑے شہروں میں۔ نہ صرف یو۔پی کے بڑے شہروں میں۔ بلکہ ہندوستان کے قریباً ہر حصہ میں مغرب زدہ ہندو عورتوں نے بہت بری طرح ہندو حیاتی کے اجول۔ اور چمکتے ہوئے مکھ پر سیاہی ڈال دی ہے۔ یہ بے غیرت اور بے حیا مغرب زدہ ہندو ہی ہیں۔ جو اپنی آنکھوں کے سامنے سب کچھ ہوتا دیکھتے ہیں۔ اور بے شرموں کی طرح خاموش بیٹھے ہیں"۔

تعلیم یافتہ ہندو عورتوں کی یہ حالت کوئی کم افسوسناک نہیں۔ اور اس سے عبرت حاصل نہ کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔

کیا کرنا چاہیئے

جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی خواتین کو اس رنگ میں تعلیم دے۔ کہ وہ نہ صرف خود ان ناگوار اثرات سے بچی رہیں۔ جو مروجہ تعلیم و تربیت کا نتیجہ ہیں بلکہ دیگر اقوام کی عورتوں کے لئے راہ نمائی کا موجب بن سکیں۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت تعلیم کا انتظام ہو۔ بے شک اس میں بہت سی مشکلات ہیں۔ لیکن کونسا عظیم الشان کام ہے۔ جو مشکلات میں سے گزرے بغیر ہو سکتا ہے۔ اور عورتوں کی دینی و دنیوی اصلاح کے کام کے عظیم الشان ہونے سے کسے شک ہو سکتا ہے۔ پس اس اہم امر کی طرف اسی عزم اور ارادہ سے متوجہ ہونا چاہیئے۔ جس کا یہ متقاضی ہے۔

اچھوتوں کو کیا حقوق دیئے جا رہے ہیں

علاقہ مدراس کے ضلع رامند کی یہ خبر ہندو اخبارات نے بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کی ہے۔ کہ

"ضلع رامند کے نتاروں اور ہری جنوں کے نمائندوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ ہری جنوں (اچھوتوں) کو قمیص اور زیور پہننے۔ اور پیتل کے برتن استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ تمام فرقوں کے ہندوؤں کی کھلی کانفرنس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اس فیصلہ کی تصدیق کی گئی۔ کانفرنس میں مہاتما گاندھی کا اس دلچسپی کے لئے جو وہ ہری جنوں کے ادھار میں لے رہے ہیں شکریہ ادا کیا گیا"۔

(پرتاپ ۳۰۔ جون ۱۹۳۳ء)

شائد ہمارے ناظرین یہ بات سمجھنے سے قاصر رہیں۔ کہ قمیص اور زیور پہننے۔ اور پیتل کے برتن استعمال کرنے کی اجازت دینے کا کیا مطلب ہے۔ اس لئے یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ اچھوتوں پر ہندوؤں کی طرف سے جو مظالم روا رکھے جاتے ہیں۔ ان میں یہ بھی شامل ہے۔ کہ وہ لوگ نہ اچھا کپڑا پہنیں، نہ زیور رکھیں۔ اور نہ پیتل کے برتن میں کھانا کھائیں۔ کیونکہ یہ اور اسی قسم کی اور کئی ایک چیزیں صرف اعلےٰ ذات کے ہندوؤں کے لئے ہیں۔ لیکن اب جب کہ گاندھی جی نے ۲۱۔دن کی فاقہ کشی اختیار کی۔ تو ان لوگوں کے دل موم ہو گئے۔ اور انہوں نے بڑی فراخدلی سے یہ بات منظور کر لی ہے۔ کہ اچھوت لوگ یہ چیزیں استعمال کر سکتے ہیں۔ مجمع عام میں اس قسم کا اعلان کر دینا۔ اور پھر سارے ملک میں اس کا ڈھنڈورا پیٹنا اور بات ہے۔ اور صدیوں کے طریق عمل میں تغیر پیدا کرنا اور۔ لیکن اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ تمام فرقوں کے ہندوؤں نے یہ بات منظور کر لی۔ تو اس سے اچھوتوں کو کونسا سرخاب کا پر لگ گیا۔ وہ تو اچھوت کے اچھوت ہی رہے۔ اور اگر اچھوتوں کو انسانی حقوق دینے کی رفتار یہی رہی۔ تو اندازہ لگا لینا چاہیئے۔ کہ اس کے لئے کتنے گاندھیوں کو کتنی دفعہ برت رکھنا پڑے گا۔ ہندو جب اچھوتوں کے متعلق یہ قرارداد منظور کرنا کہ وہ اپنے پاس سے قیمت خرچ کر کے قمیص اور زیور بنا کر پہن سکتے ہیں۔ اور پیتل کے برتن میں کھانا کھا سکتے ہیں بہت بڑا احسان سمجھتے ہیں۔ تو اپنے جیسا انسان سمجھنے کے لئے وہ کب تیار ہو سکتے ہیں۔

احمدیت کے متعلق مضمون

شذرات ضروریہ

(۱)

حضرت مسیح موعودؑ اور لفظ ابن مریم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے موضوع پر جب کبھی گفتگو ہوا کرتی ہے۔ تو عام طور پر مخالف علماء لفظ "عیسےٰ بن مریمؑ" کی پناہ لیا کرتے ہیں۔ اور جب یہ ثابت کر دیا جاتا ہے۔ کہ مشابہت کی صورت میں ایک شخص کا نام دوسرے پر اطلاق پاسکتا ہے۔ جیسے سخی کو حاتم کہہ دیتے ہیں۔ اور اس قسم کے استعارات و مجازات بلغاء کی زبان میں بکثرت مستعمل ہیں۔ تو کہا جاتا ہے۔ چونکہ ابن مریم کا لفظ ہے۔ اس لئے مریم کا بیٹا ہونا چاہیئے۔ کیا مرزا صاحب کی والدہ صاحبہ کا نام مریم تھا؟ جہاں تک میرا تجربہ ہے۔ عوام اس مرحلہ کے بعد دلائل کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ ان کو ہزار بتایا جائے۔ کہ ابن مریم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نام کی جزو ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔ اسمہُ المسیح عیسی ابن مریم (اٰل عمران ع ۵) مگر وہ کہتے ہیں۔ نہیں جی مریم کا بیٹا ہونا چاہیئے۔ اس ناجائز ہٹ کو توڑنے کے لئے میں ذیل میں مقدمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری سے ایک مفید حوالہ درج کرتا ہوں۔ لکھا ہے۔

"وسئل قتیبۃ عن طلاق السکران فدخل محمد بن اسمٰعیل فقال قتیبۃ للسائل ھذا احمد بن حنبل واسحٰق بن راھویہ وعلی بن المدینی ساقھم اللّٰہ الیک واشار الی البخاری"

یعنی "ان (امام قتیبہؒ) سے کسی نے نشہ والے کی طلاق کا مسئلہ پوچھا۔ تو آپ نے سائل کو امام بخاری کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ یہ (امام بخاری) احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور علی بن مدینی ہیں۔ خدا ان کو تیرے پاس لے آیا۔ پس تو ان سے مسئلہ دریافت کرے"۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۲ مئی ۱۹۳۳ء)

اس اقتباس سے جو مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اخبار سے درج کیا گیا ہے۔ اور مقدمہ فتح الباری میں مذکور ہے۔ صاف واضح ہے۔ کہ امام قتیبہ نے حضرت امام بخاری کو حضرت امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور علی بن مدینی قرار دیا ہے۔ جس سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ اول یہ کہ بوجہ مشابہت ایک شخص کا نام دوسرے پر بولا جاتا ہے۔ اور اس میں مانند یا حرف تشبیہ لانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ امام بخاری کو صاف احمد بن حنبل وغیرہ قرار دیا گیا۔ دوسرے لفظ ابن مریم کے اطلاق کے لئے اس شخص کی والدہ کا نام مریم ہونا شرط نہیں۔ ورنہ بتلایا جائے کہ امام بخاری پر ابن حنبل ابن راہویہ اور ابن المدینی کیونکر اطلاق پا سکتے ہیں جبکہ ان کے باپ کا نام حنبل یا راہویہ یا المدینی نہ تھا۔ ان کا نام تو اسمٰعیل تھا۔ پس اگر امام قتیبہ کے اس اطلاق پر اہلحدیثوں کو خصوصاً اور دیگر علماء و عوام کو عموماً کوئی اعتراض نہیں۔ تو پھر معلوم نہیں۔ حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ابن مریم کے اطلاق پر یہ لوگ کیوں معترض ہوتے ہیں۔ حق پسند اصحاب کے لئے اس حوالہ میں غور کرنے کا مقام ہے۔

(۲)

صحابیات پر مشرکین کی بہتان طرازی

بعض ناہنجار اور تیرہ باطن احمدی خواتین کے متعلق افترا پردازی اور اتہام تراشی کر کے اپنے خبث باطن کا ثبوت دیتے ہیں۔ وہ ان لوگوں کی ذریت ہیں۔ جو ہر نبی کے وقت میں ناپاک فطرت ہوتے رہے ہیں۔ امام فخر الدین رازی کی تفسیر کبیر میں لکھا ہے

"کان بینھم (مشرکی مکۃ) وبین رسول اللّٰہ عھد فکانت المرأۃ اذا خرجت الی المدینۃ مھاجرۃ قذفھا المشرکون من اھل مکۃ وقالوا انما خرجت لتفجر" (جلد ۶ صفحہ ۲۵۴)

یعنے مشرکین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان صلح کا زمانہ تھا۔ پس جب کبھی کوئی مسلم خاتون مدینہ کی طرف ہجرت کر کے آتی۔ تو مشرک لوگ اس پر افترا باندھتے اور کہتے۔ کہ یہ وہاں بدکاری کرنے کے لئے جا رہی ہے

(۳)

لفظ "قادیانی" اور "ناصری"

جماعت احمدیہ کے مخالف غیر احمدی اور غیر مبائع جماعت احمدیہ کے حق میں لفظ قادیانی کا استعمال بطور تحقیر کرتے ہیں۔ اور لفظ احمدی لکھنا عار خیال کرتے ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو ہمارے مخالفین کے اس طرز سے بھی احمدیت کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ اور وہ یوں۔ کہ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام آئے تھے۔ تو انہیں ناصرہ کی بستی سے ایک مناسبت کی بنا پر ناصری کہا جاتا تھا۔ اور وہ ناصری کہلاتے تھے۔ اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بوجہ قادیان میں سکونت رکھنے کے بجا طور پر قادیانی تھے۔ ناصرہ اور قادیان دو بستیاں ہیں۔ ان کی طرف اسی کو نسبت ہونی چاہیئے۔ جو ان میں بستا ہو یا بسا ہو۔ مگر پہلے زمانہ میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے مخالف آپ کے ماننے والوں کو "ناصریوں کا بدعتی فرقہ" کہا کرتے تھے۔ (اعمال ۲۴) اور اب حضرت مسیح موعودؑ کے مخالف آپ کے متبعین کو "قادیانیوں کا فرقہ" کہتے ہیں۔ اگرچہ لفظ ناصری حضرت عیسےٰ بن مریم کے مومنوں کے لئے اور لفظ قادیانی ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ ایک مرید کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا فخر ہو سکتا ہے۔ کہ وہ لفظاً بھی اپنے متبوع کا ہمرنگ ہو جائے۔ لیکن اس جگہ ہم صرف دونوں نبیوں کے مخالفین کے ہمشکل طریق عمل کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔

(۴)

جہاد اور حنفی و اہلحدیث گروہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت پر علماء زمانہ کی طرف سے ایک یہ بھی اعتراض کیا گیا۔ کہ آپ گویا جہاد کو منسوخ کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جہاد اپنی تمام اقسام میں شرعی شروط کے ساتھ واجب ہے۔ جہاد النفس ہر لحظہ فرض ہے۔ جہاد بالقرآن یعنے تبلیغ دین ہر وقت ضروری ہے۔ اور تلوار کا جہاد اپنی شرط کے پائے جانے پر واجب ہے ورنہ نہیں۔ چونکہ سرزمین ہند میں بحالات موجودہ جہاد بالسیف کے شرط متحقق نہ تھے۔ اور ایسا ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کی علامات میں سے ایک علامت "یضع الحرب" بھی بیان فرمائی ہے۔ سو اس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "جنگوں کے التواء" کا اعلان فرمایا جس پر علماء نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ اور جہلاء کو ورغلانا شروع کر دیا۔ گویا کہ پہلے تو یہ علماء سربکف ہو کر میدان جنگ میں کھڑے تھے۔ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعلان کی وجہ سے رک گئے۔ دراصل ہندوستان میں حنفی اور اہلحدیث نہ اس وقت جہاد کرتے تھے۔ اور نہ اب کرتے ہیں۔ اس بارہ میں ہم ذیل میں ایک لطیف اقتباس پیش کرتے ہیں۔ اخبار العدل (حنفی) اہلحدیثوں کے متعلق لکھتا ہے:-

"اس جماعت نے آج تک ہندوستان میں کوئی علمی مرکز قائم کیا ہے۔ اور نہ تحصیل علم اور کمال کے لئے ممالک غیر کے سفر اختیار کئے ہیں۔ جہاد کے نام سے اس جماعت کے افراد کانپتے ہیں" (۱۶ اپریل ۱۹۳۳ء)

اس کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

"آپ کے اکابر احناف تو ہر وقت جہاد کا درس دیتے رہتے تھے۔ اڈوائر گورنر پنجاب کو جو علماء اور سجادہ نشین خوشآمدی ایڈریس دینے گئے۔ وہ غالباً جہاد ہی کا درس تھا"۔

(اہلحدیث ۱۹ مئی ۱۹۳۳ء)

ہمارے نزدیک دونوں سچے ہیں۔ نہ حنفی علماء ہندوستان میں نبرد آزما ہیں۔ اور نہ ہی اہلحدیث مولوی تلوار کے وار کر رہے ہیں۔ یہ لوگ تو محض عوام کو مغالطہ دینے کے لئے شور مچاتے ہیں۔ کہ بڑا ظلم ہو گیا۔ مرزا صاحب نے جہاد کے التواء کا اعلان کر دیا۔

۵

واذا العشار عطلت

مسیح موعود کے زمانہ کی ایک علامت یہ بھی ہے۔ کہ اس وقت اونٹوں کے ذریعہ تیز رفتار سفر طے نہ کئے جایا کریں گے بلکہ نئی نئی سواریاں پیدا ہوں گی جو تیز رفتاری میں اونٹوں پر سبقت لے جائیں گی۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمودہ "لیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا" صادق آئے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑوں خچروں اور گدھوں کے بیکار ہو جانے کا ذکر نہیں فرمایا۔ کیونکہ اونٹ ہی لمبے اور جلدی سفروں میں استعمال کیا جاتا تھا۔ اور اس جگہ حضور تیز رفتار سواری کے ایجاد ہونے کی خبر دے رہے ہیں۔ جس پر حدیث کا لفظ "فلا یسعیٰ علیھا" بھی دلالت کر رہا ہے۔ سو الحمد للہ کہ یہ خبر ریل۔ موٹر اور دیگر آلات نقل و حمل ایجاد ہونے سے پوری ہو گئی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری بھی لکھتے ہیں:-

"سفر حج میں مقصود قطع مسافت ہے۔ جو پہلے اونٹوں کے ذریعہ سے ہوتا تھا۔ اب موٹروں پر بھی جاتے ہیں"۔
(۲۵ر مئی ۱۹۳۳ء)

سوال یہ ہے۔ کہ اگر کسی کو جلد سفر کرنا ہو۔ تو کیا وہ حج کے لئے بھی موٹر پر سفر کرے گا۔ یا اونٹ پر؟

۶

امام ابن حزم اور وفاتِ مسیح

ایک شخص مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو لکھتا ہے:-

"پرچہ معارف نے ایک بڑے علامہ متقدمین مغربی کا اسم گرامی ابن حزم بتایا ہے۔ اور جن کی تصنیف کتاب (ملل ونحل) بڑے پایہ کی بتائی گئی ہے۔ اس علامہ نے بحوالہ نص فلما توفیتنی سے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام دنیا میں ہی فوت ہو گئے تھے"۔ مولوی صاحب اس کے جواب میں اس امر کی بایں الفاظ تصدیق کرتے ہیں۔ "بیشک ابن حزم کی رائے یہی ہے"۔

(اہلحدیث ۱۴ر اپریل ۱۹۳۳ء)

ہماری فتح کب ہوگی؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ میں فرمایا تھا۔ کہ "اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے فتح مقدر کر دی ہے"۔ اس پر مولوی ثناء اللہ صاحب مفتی ھذا الفتح ان کنتم صادقین "کہنے والوں کی صدا لئے بازگشت کے طور پر لکھتے ہیں:-

"مرزا صاحب کو انتقال کئے آج ربع صدی گزر چکی ہے آج بھی فتح کے لئے ہنوز روز اول ہے۔ آئے دن ملک میں مرزا صاحب اور ان کے دعاوی کے برخلاف شورش اٹھتی ہے اور دن بدن ترقی پر ہے۔ اس پر بھی کہا جاتا ہے۔ کہ ہماری فتح مقدر ہے۔ تو کیا ہمارا سوال کرنا بے جا ہے۔ کہ آخر اس لیٹ ٹیپٹ کی انتہاء کب ہوگی"۔ (اہلحدیث ۵ر مئی ۱۹۳۳ء)

مولوی صاحب کا یہ بیان کہ احمدیت کی فتح کے لئے ہنوز روز اول ہے۔ بالکل غلط ہے۔ اب احمدیت دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل رہی ہے۔ باقی آپ اتنا ہی سوچ لیں کہ اگر یہ سلسلہ مٹنے والا ہوتا۔ تو اس ربع صدی کی شورشوں سے کیوں نہ مٹا۔ آج یہ کہنا۔ کہ یہ سلسلہ انسانی طاقتوں سے نابود ہو جائے گا۔ محض اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے ہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فتح کے کامل ظہور کے لئے تین صدیاں مقرر فرمائی ہیں۔ چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں:

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی۔ کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔ (تذکرۃ الشہادتین)

احمدیت کی ترقی۔ تدریجی ترقی بلکہ غیر معمولی ترقی اور مشکلات اور آئے دن کی شورشوں کے باوجود ترقی اسبات کی کھلی دلیل ہے۔ کہ مقدر ہے۔ کہ خدا کا نوشتہ پورا ہو۔ خوش قسمت ہیں۔ جو اس فتح سے پہلے پہلے ایمان لے آئیں۔ (خاکسار اللہ دتا جالندھری از حیفا فلسطین)

ذکر و فکر

عبدِ عاشق بن نہ کہ بیگاری

اے عزیز اگرچہ تو عبد ہے۔ یعنی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ مگر جس خدمت میں عشق نہ ہو۔ اس میں لذت نہیں۔ اور جب مزا دور ہو تو آخر ملال پیدا ہو جائے گا۔ اور جب ملال پیدا ہو گا۔ تو لازماً خدوم بھی ملول ہو جائے گا۔ اور اس طرح سارا کاروبار عبودیت کا بگڑ جائے گا۔ پس محبت کر۔ اور محبت سیکھ اور محبت کو بڑھا۔ کیونکہ بغیر اس کے عبودیت عبودیت نہیں۔ بلکہ بیگار ہے۔

صلوٰۃ وسطیٰ کی حفاظت کر

اے عزیز کلام الٰہی کے تمام علی الاحکام میں جس قدر زور نماز پر دیا گیا ہے اتنا اور کسی چیز پر نہیں دیا گیا۔ بلکہ مومن کے کمال کا آخری درجہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ وہ نماز کا محافظ ہو جائے۔ مگر حفاظت صلوٰۃ کی تاکید میں پھر ایک تاکید صلوٰۃ وسطیٰ کی فرمائی۔ گویا کہ وہ تمام نمازوں کی جان ہے وہ کبھی ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ یعنی نمازیں تمام اعمال کی جان ہیں۔ اور نماز وسطیٰ تمام نمازوں کی جان ہے سو اے عزیز تو کبھی صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں غفلت نہ کر۔ اوپر کے بیان سے واضح ہو گیا ہو گا۔ کہ یہ تاکید ہی ظاہر کرتی ہے کہ وہ کونسی نماز ہے۔ ہاں یہ کہ صلوٰۃ وسطیٰ فرض کا دوسرا نام ہے جبھی تو اس قدر اس کے متعلق تاکید ہے۔ دوسرا قرینہ یہ ہے۔ کہ اس کا نام ہی دلالت کرتا ہے۔ کہ وہ عموماً نماز کا درمیانی حصہ ہوتا ہے۔ کیونکہ فرائض کے بھی دونوں طرف نوافل اور سنتیں ہوتی ہیں۔ اور اس کا مقام نماز میں درمیانی مقام ہوتا ہے۔ تیسرے قوموا للہ قانتین ایک بڑا قرینہ ہے۔ کہ یہ صلوٰۃ وسطیٰ وہ نماز ہے جس میں سب لوگ جمع ہو کر اور ملکر کھڑے ہوتے ہیں۔ سو اے عزیز تو بھی اپنی ذریعہ نماز جس حد تک ہو سکے باجماعت ادا کر۔ اور اس کی حفاظت کر کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تو یہ ارشاد ہے۔ کہ جہاں جماعت میسر ہو۔ وہاں جماعت کے بغیر نماز فریضہ ہوتی ہی نہیں۔

نماز میں توجہ اور یکسوئی

اکثر لوگ نماز میں وساوس خیالات اور توجہ قائم نہ رہنے کے شاکی ہیں۔ اے عزیز یہ کیسے افسوس کی بات ہے کہ چند منٹ بھی خالص توجہ اور مناجات حضور باری کی طرف نصیب نہ ہو۔ اس بات پہ نماز کی تمام حرکات وسکنات اور تمام دعائیں۔ اور کلمات خود بنا کر دیئے ہیں۔ اور ہمیں کوئی بات بھی اپنی طرف سے سوچ کر بنانی۔ اور کہنی نہیں پڑتی۔ ساری نماز بنی بنائی۔ اس کی بتائی ہوئی ہے۔ صرف ایک توجہ اور حالت تذلل ہے۔ جو ہمیں بنانی پڑتی ہے۔ اگر وہ بھی نہ بنائی جاوے تو پھر نماز سے کس بات کا ثواب اور کس چیز کا فائدہ ہمیں ملے گا۔ مالک ہم سے صرف ایک کیفیت چاہتا ہے۔ افسوس کہ وہ بھی ہم پیش نہ کر سکے۔ اے عزیز نماز شروع کرتے وقت جو دعا ہے اگر تو ۴۴

۴۴ اس کے معانی خیال میں رکھے۔ تو وہ توجہ کے قیام کے لئے نہایت مفید ہے اور وہ یوں ہے۔ انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین۔ یعنی اس وقت ہم نے اپنی ساری توجہ کو آسمان اور زمین کے خالق کی طرف یکسوئی کے ساتھ پھیر دیا ہے۔ اور ہم مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ اب دیکھ کہ توجہ اور یکسوئی سے غفلت کرنے کا نام یہاں شرک رکھا گیا ہے۔ اُف کیسا خطرناک جرم ہے۔ اگر بات ۴۴

۴۴ بالکل سچی ہے۔ اگر تو ہاتھ باندھ کر اور قبلہ رو ہو کر خدا کی عبادت کے لئے کھڑا ہے۔ مگر تیرا دل کسی اور معاملہ کو طے کر رہا ہے۔ تو شرک اور کسے کہتے ہیں؟ گویا تو اپنے دفتر کا کوئی معاملہ سرانجام دے رہا ہے۔ اور ہاتھ باندھے ادب سے کھڑا ہے اور اسی ذکر میں رکوع اور سجدے کا ہے۔ تو کیا تو خدا کی عبادت کر رہا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ تو اپنے نفس کے [illegible] پرستش کر رہا ہے۔ (حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

تمدن اسلام

عورت سے مصافحہ کی ممانعت

اسلام کا ہر چھوٹے سے چھوٹا حکم بھی اپنے اندر بڑی حکمت اور باریک فلاسفی رکھتا ہے۔ اور دنیا علمی انکشافات اور تحقیقات میں جوں جوں ترقی کرتی جارہی ہے۔ یہ بات زیادہ وضاحت کے ساتھ سامنے آتی جارہی ہے ؂

اسلام کا نقطۂ نگاہ

اسلام کے پیش نظر نہ صرف یہ بات ہے۔ کہ لوگ آئندہ زندگی کے لئے جنت کے حصول کی کوشش کریں۔ بلکہ یہ بھی ہے۔ کہ اس دنیا میں بھی بہشتی زندگی بسر کریں۔ یعنے امن و امان سے رہیں۔ اس لئے اس نے تمدن کی بنیاد اس طرز پر رکھی ہے۔ کہ جو امور انسانی طبیعت میں اختلال و اضطراب وغیرہ پیدا کرکے اس کے سکون و چین کو درہم برہم کرنے والے ہیں۔ ان کا دروازہ ہی بند کردیا ہے۔ یورپ اپنی نادانی کی وجہ سے اور بعض مغرب زدہ مسلمان اہل یورپ کی تقلید کے جنون میں ایسے ہی بعض امور پر اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن زمانۂ حال کی جدید علمی تحقیقاتیں اسلامی تعلیمات کی معقولیت کو واضح کررہی ہیں ؂

تہذیب جدید اور تعلیم اسلام

ایسے ہی امور میں سے جن پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اسلام کا یہ حکم بھی ہے۔ جس میں نامحرم عورت سے ہاتھ ملانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ حکم بے فائدہ بلکہ زمانۂ جاہلیت کی یادگار ہے۔ تہذیب جدید کے سراسر خلاف ہے اور اس پر عمل کرنے والے متمدن اقوام کی صف میں کوئی جگہ حاصل نہیں کرسکتے۔ یہ اعتراض نہ صرف یہ کہ اہل مغرب کی طرف سے ہی کیا جاتا ہے۔ بلکہ بعض مغرب پرست مسلمان بھی ان کے ہم نوا نظر آتے ہیں۔ اور کسی انگریز یا غیر مسلم عورت سے ملتے وقت مذہبی خیالات کے لوگ بھی اس حکم کو بلا تامل نظر انداز کردیتے ہیں۔ اور اس کی خلاف ورزی میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے ؂

لیکن اگر وہ اس طریق عمل میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے۔ تو اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ فی الواقع اس میں کوئی نقصان ہی نہیں ہے۔ ہے اور ضرور ہے۔ اور آج از روئے طب و علم النفس اس مسئلہ پر کسی قدر روشنی ڈال کر بتایا جائے گا۔ کہ اسلام نے اس بارے میں جو تعلیم دی ہے۔ وہ عفت و پرہیزگاری اور زہد و تقوے کے حصول کے لئے اشد ضروری۔ بلکہ ناگزیر ہے۔ اور اسے نظر انداز کرنا روحانی لحاظ سے اہم نقصانات کا موجب ہوسکتا ہے

قوت متاثرہ و مؤثرہ

علم النفس کی تحقیقات ہے۔ کہ انسان کے اندر خدا تعالےٰ نے [illegible] ہے۔ بعض ایسے ہوتی ہیں [illegible] دوسروں پر اثر ڈالتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں۔ جو دوسروں کے اثر کو قبول کرتے ہیں اور یہ طاقتیں کم و بیش ہر انسان کے اندر پائی جاتی ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہوچکا ہے۔ کہ عورت کے اندر قوت مؤثرہ کم ہوتی ہے۔ اور متاثرہ زیادہ۔ یعنے دوسرے پر اپنا اثر ڈالنے کے بجائے دوسرے کے اثر کو قبول کرنے کی قوت اس میں زیادہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مردوں کی نسبت عورتوں کو بہت جلد ہپنٹائز کیا جاسکتا ہے ؂

ٹکٹائل کارپسلز

اس کے ساتھ جب اس امر کو بھی پیش نظر رکھا جائے کہ جدید طبی تحقیقات نے ثابت کردیا ہے۔ کہ ہاتھ کی جلد میں حس پیدا کرنے والے یا نرم دباؤ کو محسوس کرنے والے خاص قسم کے اعصابی دانے جن کو ٹکٹائل کارپسلز کہتے ہیں بہت بڑی تعداد میں قدرت نے پیدا کئے ہیں۔ تو اس معاملہ کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ یہ دانے جسم کے دوسرے حصوں میں بھی ہوتے ہیں۔ مگر سوائے اعضائے مخصوص کے ہاتھ سے زیادہ جسم کے کسی اور حصہ پر نہیں پائے جاتے ؂

ایک ماہر علم النفس کی رائے

علم النفس کے ایک بہت بڑے ماہر ڈاکٹر ایلس نے علم تذکیر و تانیث (یوجینکس) کے موضوع پر چھ جلدوں میں ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔ اور قوت لامسہ کے ذیل میں مصافحہ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ مصافحہ جماع کے عصبی مرکز میں اشتعال پیدا کرتا ہے۔ جس سے شہوانی قوی میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اس نے اس ضمن میں ایک واقعہ بھی لکھا ہے۔ کہ ایک عورت اور مرد ایک ہی دفتر میں کام کرتے تھے۔ لیکن انہیں کبھی ایک دوسرے کے ساتھ سیر وغیرہ کرنے یا علیحدگی میں ملنے کے مواقع میسر نہ آتے تھے۔ مگر با ایں عورت کے دل میں مرد کی کشش پیدا ہوئی۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دونوں کی شادی ہوگئی۔ ایک دن دوران گفتگو میں مرد نے عورت سے دریافت کیا۔ جس صورت میں کہ ہمیں کبھی اکٹھے بیٹھنے یا ایک دوسرے کے عادات و اطوار مطالعہ کرنے کا موقعہ نہیں ملا پھر تمہارے دل میں میرے لئے کشش کی ابتدا کیسے ہوئی۔ تو عورت نے بتایا۔ کہ مجھے اس کی کوئی خاص وجہ تو معلوم نہیں صرف اتنا کہہ سکتی ہوں۔ کہ ایک دن مجھے تمہارے ساتھ مصافحہ کا اتفاق ہوا۔ اور اس کے بعد ہی میں نے محسوس کیا۔ کہ میرے دل میں تمہارے لئے کشش پیدا ہوگئی ؂

قوت لامسہ

پھر عورت کے اندر قوت متاثرہ کی زیادتی کی وجہ سے ایک مرد کے بُرے خیالات قوت لامسہ یعنے مس اعضاء [illegible] عورت [illegible] بآسانی منتقل ہوسکتے ہیں۔ اور اس کے خیالات بدی کی طرف زیادہ مائل ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح عورت کے ساتھ مصافحہ کے وقت مرد کے اعصاب پر اثر پڑتا ہے۔ وہ بھی اسے بآسانی اور معمولی سی تحریک کے ساتھ برے خیالات کی طرف لے جاسکتا ہے۔ گویا دونوں کے اندر ایک ایسی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔ کہ ذرا سی تحریک بھی بد اخلاقی کی بنیاد قائم کرسکتی ہے

یورپین لوگوں کا ایک سوال

کہا جاتا ہے۔ کہ مصافحہ محبت اور تعلقات کی زیادتی کا ایک ذریعہ ہے۔ اور اس سے ممانعت تعلقات انس و محبت کو کم کرنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جب انگلستان تشریف لے گئے۔ تو وہاں حضور کے سامنے ایک شخص نے یہی سوال پیش کیا۔ کہ مصافحہ محبت و پیار کے بڑھانے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اگر یورپ میں ہوتے۔ تو ضرور اسے جائز قرار دیتے۔ کیونکہ آپ دنیا میں محبت و پیار کو بڑھانے کے لئے آئے تھے ؂

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا جواب

اس کا جو جواب حضور نے دیا۔ وہ حضور ہی کے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے فرمایا "جب ایک چیز کو دوسرے کے لئے قربان کیا جاتا ہے۔ تو یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے۔ کہ کونسی چیز اس قابل ہے۔ کہ اسکو دوسری پر قربان کیا جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں اس لئے آئے تھے۔ کہ مرد و عورت دونوں کی روحانیت بڑھے بدی اور بد خیالات دور ہوں۔ اور وہ ایسے پاک ہوجائیں۔ کہ ان کا خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا ہوجائے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ آپکی غرض یہ بھی تھی۔ کہ بنی نوع انسان کو ایک دوسرے سے تعلق اور محبت ہو مگر تعلق اور محبت کو بڑھانے کے لئے صرف ہاتھ کا ملانا اور مردوں کا میل جول ہی نہیں۔ بلکہ اور بھی بہت سے ذرائع ہیں۔ ہاتھ ملانا صرف ایک ابتدائی کمزوری کی وجہ سے قوت بیانیہ کی کمزوری کا نتیجہ تھا۔ اب وہ ایک عادت سے بڑھ کر نہیں۔ مگر چونکہ یہ عادت روحانیت اور پاکیزگی کے رستہ میں روک تھی۔ اور مقصد اعلےٰ کو اس سے ٹھوکر لگتی تھی۔ اس وجہ سے اس کو روک دیا گیا۔ ایک طرف روحانیت پاکیزگی اور تعلق باللہ ہیں۔ دوسری طرف ایک عادت کا سوال۔

پس دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ ان میں سے کس چیز کو دوسرے کے لئے قربان کرنا عقلمندی ہے۔ پھر آنحضرت صلعم اور قرآن پاک کی تعلیم ہر ملک اور ہر زمانہ کے لئے ہے۔ اور کامل اور اکمل تعلیم ہے۔ اس زمانہ میں

وظائف کے متعلق احباب کی ذمہ واری اور نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے معذرت

اس سال جن طلباء یا اصحاب نے وظائف کے متعلق درخواستیں دی ہوئی ہیں۔ انہیں عنقریب فرداً فرداً جواب ارسال کیا جائیگا۔ لیکن اس اعلان کے ذریعہ عام اطلاع شائع کی جاتی ہے۔ کہ اس سال بوجہ غیر معمولی تنگی کے بجٹ میں نئے وظائف کے لئے بہت ہی کم گنجائش رکھی گئی ہے۔ یعنی جہاں پہلے سالوں میں ہزاروں روپے کی گنجائش رکھی جاتی تھی۔ اس سال صرف چند سو کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اور اس گنجائش کو بھی بعض خاص شرائط کے ساتھ مشروط کر دیا گیا ہے۔ اس صورت میں لازماً اس سال بہت ہی تھوڑے وظائف منظور کئے جا سکتے ہیں۔ پس اگر اکثر احباب کی درخواستیں جو بصورت دیگر قابل منظوری سمجھی جاتیں۔ اس دفعہ نامنظور ہو جائیں تو انہیں متعجب یا ناراض نہ ہونا چاہئیے۔ کیونکہ موجودہ صورت موجودہ حالات کا ایک طبعی نتیجہ ہے۔ جو نظارت ہذا کے اختیار اور قابو سے بالکل باہر ہے۔

دراصل وظائف کا انتظام دو باتوں پر منحصر ہے۔

اول یہ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مالی حالت اچھی اور مضبوط رہے۔ دوسرے یہ کہ جن طلباء یا اصحاب کو کوئی وظیفہ بطور قرضہ حسنہ ملتا ہے۔ وہ برسر روزگار ہونے پر اس قرض حسنہ کو جلد سے جلد واپس ادا فرمائیں۔ کیونکہ بالعموم نئے وظائف اسی واپس شدہ رقم میں سے دئے جاتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں احباب کی کوشش اور توجہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ پس اگر احباب چاہتے ہیں۔ کہ وظائف کا انتظام مضبوط رہے۔ اور ترقی کرے تو انہیں مذکورہ بالا امور کی طرف توجہ دینی چاہئیے۔ بصورت دیگر نظارت ہذا مجبور ہوگی۔ اور کسی دوست کو شکایت کرنے کا حق نہیں سمجھا جائے گا۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

ایک معلم کی ضرورت

میانی ڈگراں متصل سٹیشن سیچووالی میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے وہاں کسی معمولی لیاقت والے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو بچوں کو قرآن شریف وغیرہ پڑھائے۔ اور جماعت کی تربیت بھی کرے جماعت مذکور اصرف ان کے کھانے وغیرہ کی متحمل ہوسکتی ہے۔ احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد ارسال فرمائیں (ناظر تعلیم و تربیت)

نظارت بیت المال کے ضروری اعلانات

بجٹ کس نے بھیجا؟

تشخیص فارم آمد پر ایک بجٹ پُر ہو کر آیا ہے۔ جس پر نہ جماعت کا نام ہے۔ اور نہ بھیجنے والے کا پورا پتہ۔ صرف سردار محمد نمبردار۔ بقلم رحمت علی لکھا ہے۔ اور مبلغ -/۱۲/۱۵۴ کا بجٹ ہے۔ جس جماعت کا یہ بجٹ ہے۔ اور جس نے بھیجا ہے بہت جلد پورا پتہ لکھ کر بھیجدیں۔

محصل کی بجائے انسپکٹر

نظارت بیت المال کی طرف سے بیرون جات کی انجمنوں میں تشخیص بجٹ اور حسابات کی پڑتال اور معائنہ کے لئے جو کارکن مقرر ہیں۔ ان کے عہدہ کا نام محصل تھا۔ لیکن جو کام و فرائض ان کو تفویض تھے۔ محصلی کا عہدہ ان کے فرائض کا متحمل نہ تھا۔ اس لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ریزولیشن ۲۷۵ مورخہ ۲۱ مئی ۳۳ء میں بجائے محصل کے انسپکٹر بیت المال عہدہ تجویز کیا ہے۔

کلر کھار کی انجمن کیلئے انسپکٹر

ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب احمدی سکول ماسٹر چکوال کو پہلے سے دوالمیال۔ اور مہولہ کی انجمنوں کے لئے آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا ہوا ہے۔ اب کلر کھار کی جماعت بھی ان کے حلقہ میں شامل کی گئی ہے۔

انتخاب

مکرمی چوہدری محمد حسن صاحب مرحوم نائب مہتمم تبلیغ ضلع سیالکوٹ کی جگہ تمام جماعتوں نے اتفاق رائے سے چوہدری شاہ محمد صاحب پنشنر کو منتخب کیا ہے۔ اور چوہدری نواب الدین صاحب مرحوم انسپکٹر تبلیغ تحصیل نارووال کی جگہ چوہدری نصر اللہ خان صاحب کوٹ باجوہ انسپکٹر تبلیغ تحصیل نارووال منتخب ہوئے ہیں۔ جماعتوں کو ان سے تعاون کرکے تبلیغ کا کام جوش سے کرنا چاہئیے۔ اور ہر سکرٹری تبلیغ کو اپنی رپورٹ ان کے پاس بھیجنی چاہئیے (ناظر دعوت و تبلیغ)

اعلان قابل توجہ موصیان

اکثر موصی صاحبان حصہ آمد بھیجتے وقت اپنا نمبر وصیت اور پورا پتہ نہیں بھیجتے۔ ایسے موصیوں کی رقم کافی تحقیقات کے بعد کھاتہ پر درج کرنی پڑتی ہے۔ اور کام کا بڑا حرج ہوتا ہے۔ بعض ایسے موصی ہیں۔ جن کا تبادلہ ایک جگہ سے دوسری جگہ ہو جاتا ہے۔ مگر وہ تبدیلی کی اطلاع دفتر میں نہیں بھیجتے۔ آئندہ ہر موصی اپنا پورا پتہ نمبر وصیت اور تبدیل سکونت کا پتہ ضرور دفتر میں بھیجا کریں۔

سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی۔ قادیان

بیکاروں کو امداد کی ضرورت

ہمارے پاس مڈل۔ میٹرک۔ ایف اے اور بی۔ اے پاس نوجوان ہیں۔ ان کو کوئی کام دلانے کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست ان کو کسی جگہ ملازم کرا سکتے ہوں۔ وہ امداد دے کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ۔ قادیان)

ایک دھوکہ باز

چوہدری شکر اللہ خان صاحب رئیس ضلع سیالکوٹ سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ایک شخص جو جرائم پیشہ میں سے ہے۔ اپنے آپ کو جموں کا باشندہ ظاہر کرتا ہے۔ اور قلعی کا کام کرتا ہے اکثر احمدی احباب سے امداد کا خواستگار ہوتا ہے۔ دوست اس سے ہوشیار رہیں۔ اس کا نام نبی بخش ہے۔ منشی بھی کہلاتا ہے۔ ولدیت مختلف مقامات پر مختلف ظاہر کرتا ہے۔ اس کی بائیں آنکھ میں پھولا ہے۔ (ناظر امور عامہ۔ قادیان)

ایک گمشدہ کی تلاش

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک گمشدہ مسمی عبد الکریم کے متعلق جو شیخ علم الدین صاحب خیاط جموں۔ محلہ پیر مٹھا شاہ متصل مسجد مراجان کا بھتیجہ ہے۔ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ احباب اس کی تلاش جاری رکھیں۔ اس ضمن میں احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ عبد الکریم مذکور کا ایک جوابی خط جموں پہونچا۔ جس میں درج تھا۔ کہ میں یہاں سے روانہ ہو کر براستہ رنگون۔ کلکتہ جاؤنگا۔ پھر کلکتہ سے بمبئی پہونچ کر واپس آنے کی کوشش کرونگا۔ مگر تا حال واپس وطن نہیں پہونچا۔ جوابی کارڈ پر پتہ ذیل درج تھا۔ جیلون علاقہ کوچین براستہ بمبئی۔ ضلع تناگری جمعہ مسجد معرفت سید حسن علی شاہ صاحب۔ ان علاقوں کے احمدی احباب کو عبد الکریم مذکور کی تلاش جاری رکھنی چاہئیے۔ اور جب کوئی خبر لگے۔ تو فوراً امور عامہ قادیان میں اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

انفاق فی سبیل اللہ ہر متقی کے لئے ضروری ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں :-
"اگر مالی عبادت میں انسان صرف اس قدر بجالائے۔ کہ اپنے اموال محبوبہ و مرغوبہ میں سے کچھ خدا کی راہ میں دے دے۔ تو یہ کچھ کمال نہیں ہے۔ کمال تو یہ ہے۔ کہ ماسوا سے بکلی دست بردار ہو جائے۔ اور جو کچھ اس کا ہے۔ وہ اس کا نہیں۔ بلکہ خدا کا ہو جائے یہاں تک کہ جان بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار ہو۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۳۷)

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے ایام وفات میں فرمایا۔ کہ گھر میں کچھ ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ ایک دینار تھا۔ فرمایا۔ یہ سیرت یگانگت سے بعید ہے۔ کہ ایک چیز بھی اپنے پاس رکھی جائے۔ رسول کریمؐ اتقا کے درجہ سے گزر کر صلاحیت تک پہنچ چکے تھے۔ اس لئے "مما" ان کی شان میں نہ آیا۔ کیونکہ وہ اندھا ہے۔ جس نے کچھ اپنے پاس رکھا۔ اور کچھ خدا کو دیا۔ لیکن یہ لازمہ متقی تھا۔ کیونکہ خدا کی راہ میں دینے میں بھی اسے نفس کے ساتھ جنگ تھا۔ جس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ کچھ دیا۔ اور کچھ رکھا۔ وہاں رسول کریمؐ نے سب خدا کو دیا۔ اور اپنے لئے کچھ نہ رکھا (تحفہ سالانہ ص۲۵)

ایک دفعہ ہمارے نبی کریمؐ نے روپیہ کی ضرورت بتلائی۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ گھر کا کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے آپ نے پوچھا۔ ابوبکرؓ گھر میں کیا چھوڑ آئے ہو۔ تو جواب میں کہا۔ کہ اللہ اور رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ نصف لے آئے۔ آپؐ نے پوچھا عمرؓ گھر میں کیا چھوڑ آئے ہو۔ تو جواب دیا۔ کہ نصف رسول کریمؐ نے فرمایا۔ کہ ابوبکر و عمر کے فعلوں میں جو فرق ہے۔ وہی ان کے مراتب میں فرق ہے۔ (الحکم ص۲ ۲۴ اگست ۱۹۰۰ء)

غرض اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنا تکمیل ایمان و تقویٰ کے لئے ضروری ہے جو لوگ انفاق فی سبیل اللہ کو ایک تاوان سمجھتے ہیں۔ انہوں نے نہ ایمان کو اختیار کیا۔ اور نہ پہچانا۔ اور قرآن کریم میں مومنین کی شان میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ فی اموالھم حق معلوم کہ ان کے مالوں میں ایک حصہ مقرر کیا گیا ہے۔ جو انہیں خدا کی راہ میں ادا کرنا ضروری اور لابدی ہے۔ اور زمیندار احباب کے لئے بھی خاص طور پر ارشاد فرمایا ہے۔ واٰتوا حقہ یوم حصادہ کہ جب فصل کاٹو۔ تو فوراً اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر دو ؛

پس جیسا کہ دیگر ارکان اسلام کا مومن کے لئے ادا کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مال خرچ کرنا بھی ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لئے چندہ ادا کرنا فرض قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ جو شخص تین ماہ تک چندہ نہیں دیتا۔ وہ میری جماعت سے خارج ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ کئی دفعہ خود بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشاورت کے بعد تحریک فرمائی۔ و جائنٹ ناظر مقرر فرمائے۔ جنہوں نے اپنے مقررہ حلقوں میں زبردست تحریکیں کیں۔ اور خاکسار نے بھی بطور یاد دہانی کئی دفعہ لکھا جس کے نتیجہ میں کئی دوستوں نے تو فوراً باشرح تشخیص فارم معہ بقایا سابقہ مکمل کر کے بھیج دیئے۔ مگر بعض نے تاحال اطلاع نہیں کی۔ کہ کہاں تک کام کیا ہے۔ مثلاً ضلع لائل پور میں۔ اور ایسا ہی ضلع شاہ پور میں۔ تشخیص فارم مکمل ہو کر جلد سے جلد آنے چاہئیں اور مئی جون و جولائی تک کے چندے بے باق کر دینے کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ایسی جماعتوں کے سکرٹریاں و آنریری انسپکٹران و نمائندگان کی خدمت میں اس کے ذریعہ تحریک کی جاتی ہے۔ کہ جلد اپنی اپنی جماعت کے تشخیص فارم معہ بقایا چندہ سال حال و سال گزشتہ بھیج دیں۔ تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہو کر حضور کی دعا کا موجب ہو۔ نہ کہ بقائے میں رہ کر موجب جواب طلبی واللہ المستعان وباللہ التوفیق (ناظر بیت المال قادیان)

آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور ڈاکٹر سر محمد اقبال

انگریزی کے مؤقر جریدہ سٹیٹسمین ۱۴ جولائی ۱۹۳۲ء میں اس کے ایک نامہ نگار "عین الملک" لکھتے ہیں :-

میں اور اکثر مسلمان اس بات کو نہیں سمجھ سکتے۔ کہ سر محمد اقبال نے ایک نئی کشمیر کمیٹی کے انتخاب کے لئے لاہور میں جو جلسہ منعقد کیا ہے۔ اس سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ اصل کشمیر کمیٹی جس کا امتیازی لقب آل انڈیا مسلم کشمیر کمیٹی ہے۔ ۱۹۳۱ء کے موسم خزاں میں اس وقت منتخب ہوئی تھی۔ جب کشمیر میں مشکلات کا آغاز ہوا۔

مرزا بشیر الدین محمود احمد متفقہ طور پر صدر اور مولانا عبد الرحیم صاحب درد سیکرٹری مقرر ہوئے۔ محترم صدر اور سکرٹری صاحب کا اثر و رسوخ پہلے روز سے حالات کو اعتدال پر رکھنے اور لا اینڈ آرڈر کو برقرار رکھنے پر صرف ہوتا رہا ہے اور مرزا صاحب نے احراریوں کے اثر کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ جو اس وقت کی طرح اس وقت بھی مشکلات پیدا کر رہے تھے۔ جس طرح احراریوں کے جتھے پر جتھے گرفتار ہو رہے تے۔ اور گمراہ لوگ جیلوں میں جا رہے تھے۔ یہ سب کو معلوم ہے۔ اگر اس وقت کشمیر کمیٹی کمزور ہاتھوں میں یا بیوقوفوں کے قبضہ میں ہوتی۔ تو یہ یقینی امر ہے۔ کہ احراریوں کی شورش بہت زیادہ تکلیف کا باعث ہوتی۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا۔ گورنمنٹ پنجاب۔ اور کشمیر گورنمنٹ کے لئے اسے کچلنا۔ اور امن بحال کرنا بہت مشکل ہو جاتا ؛

صدر اور سکرٹری جہاں ایک طرف لا اینڈ آرڈر کو قائم رکھنے کے لئے سار ا زور صرف کر رہے تھے۔ وہاں ساتھ ہی سری نگر۔ جموں۔ میرپور۔ اور ریاست کے دیگر فساد زدہ رقبوں میں ان مسلمانوں کی جو فسادات کے مقدمات میں ماخوذ تھے۔ قانونی امداد کے لئے وکلا کو بھیجنے کے انتظام سے بھی کبھی غافل نہیں ہوئے۔ اور میں خوب جانتا ہوں۔ کہ ان لوگوں نے بغیر کسی معاوضہ کے بلکہ اپنے خرچ پر زیر بار ہو کر کام کیا۔

چند ماہ ہوئے مولانا عبد الرحیم صاحب درد نے سکرٹری شپ سے استعفیٰ دے دیا۔ کیونکہ انہیں ٹیمپی (لنڈن) میں واقعہ عظیم الشان مسجد کا چارج لینے کے لئے جانا تھا۔ اور جناب مرزا صاحب نے اپنے ذاتی فرائض کی سرانجام دہی اور بعض دیگر بواعث سے جن کے بیان کی یہاں ضرورت نہیں استعفیٰ دے دیا۔ جب ڈاکٹر سر محمد اقبال جو پنجاب کے شاعر سیاستدان ہیں۔ صدر منتخب ہوئے۔ تو ہم میں سے اکثر نے اس انتخاب کو خوش آمدید کہا۔ لیکن اس وقت سے ہی کمیٹی میں خطرناک اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔ جو نیشنلسٹ عنصر کی ریشہ دوانیوں کا نتیجہ ہیں۔ اور میرے نامہ نگار متعینہ لاہور نے اطلاع دی ہے۔ کہ انہی ریشہ دوانیوں کے دباؤ کے ماتحت ڈاکٹر سر محمد اقبال نے نہ صرف استعفیٰ دے دیا۔ بلکہ کمیٹی کو توڑنے اور لاہور کے مسلمانوں کے جلسہ عام میں ایک نئی کمیٹی مرتب کرنے کے غیر دانشمندانہ افعال کا بھی ارتکاب کیا۔ اول تو میں یہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ لاہور کے مسلمان جلسہ عام یا کسی اور قسم کے جلسہ میں آل انڈیا کمیٹی منتخب کرنے کے حقدار کس طرح ہو سکتے ہیں اور دوسرے اس قسم کے جلسہ میں انتخاب سے احراری اور نیشنلسٹ عنصر کو اکثریت حاصل ہو جائے گی۔ اور اس طرح کانگرسی لائنوں پر کشمیر میں ایجی ٹیشن کے خطرات پیدا ہو جائیں گے۔ جو کہ نہایت ہی ناخوشگوار اور منحوس امر ہوگا۔ یہ امر بہت اطمینان بخش ہے کہ کشمیری مسلمانوں کے راہنما شیخ محمد عبد اللہ صاحب چھ ہفتہ کے عرصہ میں رہا ہونے والے ہیں۔ اور جہاں تک ہمیں علم ہے۔ وہ امن پسندی اور اعتدال کو قائم رکھنے کے لئے ہی اپنا تمام اثر و رسوخ استعمال میں لانے والے انسان ہیں ؛

فہرست نومبائعین ماہ اپریل و مئی ۱۹۳۳ء

نمبر	نام	مقام
۱۳۴۴	خیار خان صاحب	سری نگر
۱۳۴۵	سماۃ رجی صاحبہ	ریاست پٹیالہ
۱۳۴۶	چوہدری شہزادہ خان صاحب	〃
۱۳۴۷	سماۃ گلشتہ صاحبہ	〃 کپورتھلہ
۱۳۴۸	سماۃ حبیو صاحبہ	〃 〃
۱۳۴۹	رحمت علی صاحب	〃 〃
۱۳۵۰	سید محمد عالم شاہ صاحب	قادیان
۱۳۵۱	نور محمد صاحب	ضلع فیروزپور
۱۳۵۲	نور محمد صاحب	〃 سیالکوٹ
۱۳۵۳	شیخ مبارک بخش صاحب	کنگ
۱۳۵۴	عالم بی بی صاحبہ	لاہور
۱۳۵۵	سماۃ کرم بھری صاحبہ	ضلع گورداسپور
۱۳۵۶	مولوی محمد عبدالرحمن صاحب	〃 گوجرانوالہ
۱۳۵۷	غلام عائشہ صاحبہ بنت سید محمد شاہ صاحب	ضلع سرگودھا
۱۳۵۸	چوہدری نبی بخش صاحب	جموں
۱۳۵۹	شمس الدین صاحب	کشمیر
۱۳۶۰	غلام محمد صاحب	سری نگر
۱۳۶۱	عبدالسلام صاحب	〃
۱۳۶۲	محمد سلطان صاحب	〃
۱۳۶۳	غلام قادر صاحب	〃
۱۳۶۴	محمد ایوب صاحب	ضلع ہزارہ
۱۳۶۵	محمد یعقوب صاحب	〃 〃
۱۳۶۶	اختر دین صاحب	سندھ
۱۳۶۷	محمد ابراہیم صاحب	〃

از یکم جون تا ۱۵ جون ۱۹۳۳ء

نمبر	نام	مقام
۱۳۶۸	پیر غلام نبی صاحب	سری نگر
۱۳۶۹	محمود صاحب عرش کو	〃
۱۳۷۰	سبحان صاحب	〃
۱۳۷۱	الٰہی بخش صاحب	ضلع لاہور
۱۳۷۲	حکیم غلام محمد صاحب	بارہ مولا
۱۳۷۳	حکیم غلام رسول صاحب	〃
۱۳۷۴	حکیم عبدالعزیز صاحب	〃
۱۳۷۵	حکیم حبیب اللہ صاحب	〃
۱۳۷۶	عبدالعزیز صاحب	فیروزپور
۱۳۷۷	شریف بیگم صاحبہ	ضلع لاہور
۱۳۷۸	شیریں تاج صاحب	ہوشیارپور
۱۳۷۹	عائشہ خانم صاحبہ	دہلی
۱۳۸۰	ہمشیرہ سید مقبول احمد صاحب	دہلی
۱۳۸۱	عبدالحق صاحب	سندھ
۱۳۸۲	نذیر احمد خان صاحب	ضلع جالندھر
۱۳۸۳	باغ دین صاحب	〃 منٹگمری
۱۳۸۴	سلام دین صاحب	ریاست پونچھ
۱۳۸۵	محمد دین صاحب	〃 〃
۱۳۸۶	صلاح محمد خان	〃 〃
۱۳۸۷	زوجہ کرم الدین صاحب	〃 〃
۱۳۸۸	والدہ کرم الدین صاحب	〃 〃
۱۳۸۹	عبداللہ صاحب	ضلع منٹگمری
۱۳۹۰	محمد عمر صاحب	چنیوٹ
۱۳۹۱	ملک عمر حیات صاحب	بھیرہ
۱۳۹۲	ملک شیر محمد خان صاحب	〃
۱۳۹۳	عنایت خان صاحب	〃
۱۳۹۴	شاہجہان خان صاحب	ضلع کنگ
۱۳۹۵	قمر دین صاحب	〃 〃
۱۳۹۶	چاند بی بی صاحبہ	〃 〃
۱۳۹۷	سردار خان صاحب	〃 گجرات
۱۳۹۸	حسن بی بی صاحبہ اہلیہ کرم دین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۳۹۹	گارڈن بی بی صاحبہ	ضلع شاہپور
۱۴۰۰	صغرٰی بانو صاحبہ	بنگال
۱۴۰۱	جیون صاحب بھٹی	جھنگ شہر
۱۴۰۲	نور دین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۱۴۰۳	حمیدہ بیگم صاحبہ	〃 گجرات
۱۴۰۴	نواب خان صاحب	〃 اٹک
۱۴۰۵	سید احمد صاحب	ریاست میسور
۱۴۰۶	سلطان محمد صاحب	ضلع ہوشیارپور
۱۴۰۷	مستری نور دین صاحب	جموں
۱۴۰۸	عبدالخالق صاحب	کشمیر
۱۴۰۹	عبدالصمد صاحب	〃
۱۴۱۰	حمد ڈوا صاحب	〃
۱۴۱۱	ابراہیم ڈار صاحب	کشمیر
۱۴۱۲	امیر ڈار صاحب	〃
۱۴۱۳	رحیم راتھر صاحب	〃
۱۴۱۴	خضر لون صاحب	〃
۱۴۱۵	زلون صاحب	〃
۱۴۱۶	احمد دانی صاحب	〃
۱۴۱۷	مہدی رانی صاحبہ	〃
۱۴۱۸	عبداللہ خان صاحب	〃
۱۴۱۹	احمد بٹ صاحب	〃
۱۴۲۰	لعل حسین صاحب	〃
۱۴۲۱	ممتاز بیگم صاحبہ	لاہور

افریقہ و امریکہ کے نومسلمین ۱۹۳۳ء

نمبر	نام	مقام
۱۳۴	زوبیکے	نائیجریا
۱۳۵	یوسف موسٰی	〃
۱۳۶	حضرت ابراہیم	〃
۱۳۷	محمد ثانی	〃
۱۳۸	محمد بیلو	〃
۱۳۹	محمد مصطفٰے	〃
۱۴۰	ہادن آلا کا ڈونالا	〃
۱۴۱	اسیمن اجی باجی	〃
۱۴۲	زدبیکے اوبنیا	〃
۱۴۳	الیشت اسیکے	〃
۱۴۴	ہولیمت علی	〃
۱۴۵	حسین	〃
۱۴۶	وسیلٹ آڈیوک	〃
۱۴۷	محمد جامین	〃
۱۴۸	سارو	〃
۱۴۹	ہیبت الیکے	〃
۱۵۰	بینتن رش کے	〃
۱۵۱	امرم آرمو	〃
۱۵۲	محمد زادل	〃
۱۵۳	جبرائیل	〃
۱۵۴	محمد بساری	〃
۱۵۵	عبدالغفور	〃
۱۵۶	محمد لیتھو	〃
۱۵۷	سیبیٹن	〃
۱۵۸	الیشت	〃
۱۵۹	مریم شام	〃
۱۶۰	ٹیبت بیٹرائس	نائیجریا
۱۶۱	عبدالعزیز	〃
۱۶۲	جے۔ کے۔ ڈی ہے	〃
۱۶۳	ہمادُنی	〃
۱۶۴	لموٹا اساٹو	〃
۱۶۵	میڈم بالکیا	〃
۱۶۶	ابراہیم	〃
۱۶۷	الیشٹ سوڈی	〃
۱۶۸	احمد ٹیجانی	〃
۱۶۹	سنوسی	〃
۱۷۰	الزبتھ گرے	〃
۱۷۱	ولیم ڈینیل	〃
۱۷۲	سار لانگنز	〃
۱۷۳	این۔ ڈی۔ ہال	〃
۱۷۴	ساموں یوکربے	〃
۱۷۵	عبدالحمید	〃
۱۷۶	حمیدہ حمید	〃
۱۷۷	جودن دیبیر	شکاگو امریکہ
۱۷۸	کیلی ڈارول	〃 〃
۱۷۹	میری اے میٹابل	〃 〃
۱۸۰	دارن ڈیم	〃 〃
۱۸۱	آلو ڈیوس	〃 〃
۱۸۲	کالون بیری	〃 〃
۱۸۳	چارلی جیجرسن	〃 〃
۱۸۴	لورینا سمتھ	〃 〃
۱۸۵	ایڈورڈ مارٹن	〃 〃
۱۸۶	ایڈور لوئیس	〃 〃
۱۸۷	میری ہکس	〃 〃
۱۸۸	ہیٹی ہکس	〃 〃
۱۸۹	کیری ہاؤسٹن	〃 〃
۱۹۰	ارجینیا براؤن	〃 〃
۱۹۱	لوئیس فرگوسن	〃 〃
۱۹۲	تھامس بسیٹر	〃 〃
۱۹۳	جی۔ ایلیٹ۔ کراؤمری	〃 〃
۱۹۴	لالو	〃 〃
۱۹۵	ایڈورڈ ولیمز	〃 〃
۱۹۶	مسز ہیٹی ہاؤلسی	〃 〃
۱۹۷	احمد شکور	جاوا
۱۹۸	کائیٹ	〃 〃
۱۹۹	کوئین	جاوا
۲۰۰	کے۔ ای کامسن ڈودی	〃
۲۰۱	حمایت اوبنیا	نائیجریا
۲۰۲	الیشت حسین صاحب	〃
۲۰۳	ٹی۔ صدیق صاحب	〃
۲۰۴	ہنٹا زاہی اجوبی	〃
۲۰۵	محمد سابین	〃
۲۰۶	حسین	〃
۲۰۷	عبد السلامی	〃
۲۰۸	میریامو	〃
۲۰۹	محمد سامی	〃
۲۱۰	محمد یوساری	〃
۲۱۱	عبدالحی	〃
۲۱۲	ابیعت ابیکے	〃
۲۱۳	محمد صدیق	〃
۲۱۴	ٹی۔ ایچ۔ الگبروڈ	〃
۲۱۵	سنوسی	〃
۲۱۶	محمد بسنیا	〃
۲۱۷	آدم۔ اے قادری	〃
۲۱۸	جناح۔ اے قادری	〃
۲۱۹	نور دین	〃
۲۲۰	علی ادریس	〃
۲۲۱	روفائی ادریس	〃
۲۲۲	افاتو اجوکے	〃
۲۲۳	صفدرات اشابی	〃
۲۲۴	عبدوز اڈوے	〃
۲۲۵	سومیبتا اشابی	〃
۲۲۶	گارفیلڈ گارڈن	امریکہ
۲۲۷	ڈینس ہاجز	〃
۲۲۸	کلارا ہاجز	〃
۲۲۹	سولا تھامپسن	〃
۲۳۰	والٹر ایڈیسن	〃
۲۳۱	جیمز آڈمسن	〃
۲۳۲	سیاہ بٹلر	〃
۲۳۳	جیونارڈ کالن	〃
۲۳۴	موئی کوچ	〃
۲۳۵	رابرٹ فلکس	〃
۲۳۶	اڈس کنگ	〃
۲۳۷	ہنری اوٹھا لوئیس	〃

(باقی)

وصیتیں

۳۹۰۲ ۔ منکہ مرزا قدرت اللہ ولد بابا ہدایت اللہ مرحوم شاعر پنجابی قوم مغل برلاس پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن لاہور کوچہ چابک سواراں لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱ ۲/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا اس وقت نصف مکان واقعہ کوچہ چابک سواراں مالیتی ڈھائی ہزار ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرونگا۔ اگر ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ادا نہ کروں۔ تو میری جائداد سے وصول کیا جاوے۔ مجھے اور میرے ورثا کو اس میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ میں اس وقت بانوے ۹۲/- روپیہ تنخواہ پاتا ہوں۔ اور وصیت کرتا ہوں کہ ۱/۱۰ حصہ اپنی ماہوار آمد کا باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد ماسوا متذکرہ ضمنی علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصول کر سکتی ہے۔ فقط مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۳۳ء۔

العبد:۔ مرزا قدرت اللہ بقلم خود کوچہ چابک سواراں لاہور
گواہ شد:۔ بقلم خود۔ عطاء اللہ کوچہ چابک سواراں لاہور۔
گواہ شد:۔ بقلم خود۔ فضل الدین ہائی کورٹ لاہور۔

۳۹۰۸ ۔ منکہ محمد حسین ولد چھوٹو قوم ارائیں احمدی عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ماہ مئی ۱۹۱۵ء ساکن پٹیالہ ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۴ ۲/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد ایک مکان پختہ واقعہ محلہ کشمیریاں پٹیالہ مالیت ۷۰۰/- روپیہ سات صد روپیہ اور رسن زمین مالیت ڈھائی صد روپیہ موضع عالم پور متصل پٹیالہ موجود ہے اور میں پندرہ روپیہ ماہوار کا ملازم ہوں۔ دسواں حصہ جائداد کی وصیت کرتا ہوں۔ جو میں مبلغات اپنی زندگی میں داخل کرونگا ان شاء اللہ۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کی بھی یہی وصیت عائد ہوگی۔ مذکورہ بالا تنخواہ کا بھی دسواں حصہ تا زیست ادا کرتا رہونگا۔ فقط۔

العبد:۔ محمد حسین احمدی ولد چھوٹو
گواہ شد:۔ محمد حسین احمدی مہتمم تبلیغ حلقہ پٹیالہ ۱۴ ۲/۳۳
گواہ شد:۔ عبد الغنی احمدی سکنہ دھودی

۳۹۱۶ ۔ منکہ رحمت بی بی زوجہ چوہدری فضل الٰہی صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں قوم گوجر عمر تقریباً ۵۱ سال بیعت ۱۹۰۱ء ضلع گجرات پنجاب آج مورخہ ۵ ۲/۳۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ ۲۰۰ روپیہ حق مہر زیور قیمتی ۵۰ روپیہ نقد یکصد روپیہ کل مالیتی جائداد مالیت ۳۵۰ روپیہ ہے۔ جس کے تیسرے حصہ یعنی ۱۱۶ روپیہ ۱۰ آنہ ۸ پائی کی نسبت وصیت کرتی ہوں

العبد:۔ رحمت بی بی زوجہ چوہدری فضل الٰہی امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات پنجاب۔
گواہ شد:۔ فضل الٰہی بقلم خود خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن بقلم خود ہیڈ ماسٹر سرائے اورنگ آباد

۳۸۲۱ ۔ منکہ عشرت خاتون زوجہ شیخ مددعلی قوم شیخ عمر ۲۴ سال ساکن محلہ ماڑوزئی شاہجہان پور آج مورخہ ۱ ۱۱/۳۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے منقولہ جائداد قیمتی چھ صد روپیہ کی مفصل ذیل ہے۔ مبلغ پانچ صد روپیہ میرے مہر کا اور مبلغ یکصد روپیہ کا زیور جو میرے استعمال میں رہتا ہے۔ میں اپنی اس چھ صد کی جائداد کے آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور عہد کرتی ہوں کہ حتی الوسع وصیت اپنی زندگی میں ہی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں زر وصیت ادا نہ کر سکی تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق و اختیار ہوگا۔ کہ میری وفات کے بعد میرے ورثا سے آٹھواں حصہ وصول کر لیں۔ یا جو باقی رہ جائے وہ وصول کریں۔ اگر اس جائداد کے علاوہ میری اور جائداد پیدا ہو۔ تو میں اس کی وصیت بھی آٹھویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر بعد میں کوئی آمدن پیدا ہو۔ تو اس کا آٹھواں حصہ بھی ادا کرتی رہوں گی۔ میری وفات کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے آٹھویں حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ متصور ہوگی۔ اور میرا ادا کردہ زر وصیت کے باقی زر وصیت میرے ورثا سے وصول کرنے کی صدر انجمن احمدیہ قادیان بکلی مختار ہوگی۔ کہ چند حروف بطور سند لکھ دئے ہیں۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا عشرت خاتون موصیہ مذکور

گواہ شد:۔ مددعلی احمدی شوہر موصیہ ساکن شاہجہان پور
گواہ شد:۔ سخاوت علی احمدی برادر خورد بھائی مددعلی صاحب محلہ ماڑوزئی شاہجہان پور یکم نومبر ۱۹۳۲ء

۳۹۴۳ ۔ منکہ جیوا ولد فوجا قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن رام گڑھ ڈاکخانہ ماچھی واڑہ تحصیل سمرالہ ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ زمین جدی چوبیس گھماؤں ہے۔ جس کی قیمت تقریباً تیرہ سو روپیہ ہے۔ ایک مکان خام سکونتی قیمتی تخمیناً یکصد روپیہ اور مویشی ایک سو روپیہ کے۔ اسی طرح کل جائداد ۱۵۰۰/- ۱۵ سو روپیہ کی ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ پر بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی نیز جو رقم وصیت کی میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ اور بمد وصیت جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے باقاعدہ رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ رقم حصہ جائداد سے منہا کی جائے گی۔ میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرا گذارہ اس جائداد پر ہے۔ فقط

العبد:۔ جیوا ولد فوجا قوم جٹ سکنہ رام گڑھ
گواہ شد:۔ یوسف ولد جیوا موصی رام گڑھ۔
گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن قریشی سیکرٹری انجمن احمدیہ غوث گڑھ
گواہ شد:۔ اللہ بخش ولد نبا جٹ رام گڑھ۔ نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ چوہدری نذر محمد امیر جماعت غوث گڑھ۔

۳۹۴۹ ۔ زینب بی بی والدہ فیض اللہ جلد ساز قوم ارائیں عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن مالیر کوٹلہ حال مہاجر قادیان دارالامان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میری کل جائداد کی مالیت یکصد روپیہ ہے۔ جس میں کہ میرا مہر اور زیور شامل ہے۔ جس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور وصیت کا حصہ صدر انجمن احمدیہ میں نقد داخل کرتی ہوں۔

العبد:۔ زینب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ حافظ فیض اللہ بقلم خود پسر موصیہ
گواہ شد:۔ پیر منظور محمد بقلم خود ۷ مئی ۱۹۳۲ء

۳۹۶۳ ۔ میں جانو زوجہ مہر الدین قوم ارائیں عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن ننگل باغباناں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۵/۳۳ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری جائداد اس وقت ۱۰۰/- روپیہ کی ہے جس میں زیور اور مہر شامل ہے

العبد:۔ جانوں زوجہ مہر الدین مذکور نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ محمد یعقوب کاتب بقلم خود ننگل باغباناں ۲۷ ۵/۳۳
گواہ شد:۔ برکت علی احمدی کاتب الحروف ننگل باغباناں ۲۷ ۵/۳۳

۳۸۸۴ ۔ منکہ عائشہ زوجہ چوہدری فقیر محمد صاحب قوم ساہی عمر قریباً ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن شیخ پور ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی میری موجودہ جائداد مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد ہے۔ جو تجارت میں لگا ہوا ہے اس کا دسواں حصہ مبلغ یکصد روپیہ معہ شرط اول مبلغ دو روپیہ مورخہ ۱ ۳/۳۳ ۲۰ بخدمت محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان ارسال کر دئے ہیں۔ العبد:۔ عائشہ موصیہ
گواہ شد:۔ فقیر محمد انسپکٹر پولیس رہتک خاوند موصیہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پنجاب کونسل کے ۱۰ جولائی کے آخر میں ہونے والے اجلاس کے متعلق شملہ سے ۷ جولائی کی خبر ہے۔ کہ ایک غیر سرکاری رکن پنجاب کے فرقہ دارانہ مسئلہ کے حل کے متعلق ایک تجویز پیش کریں گے۔ جس پر بحث کرنے کی حکومت بخوشی اجازت دیگی۔ یہ اجلاس زیادہ تر غیر سرکاری کاموں پر مشتمل ہوگا

مسٹر جیکار نے ۴ جولائی کو فرینڈز ہاؤس لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ پارلیمنٹ کی مشترکہ کمیٹی کے کام سے ہندوستانی نمایندوں کی تسلی نہیں ہوئی۔ انہوں نے اس بات پر اظہار افسوس کیا۔ کہ کمیٹی کی کارروائی وزیر اعظم کے اس اعلان کے بالکل منافی ہے جس کی رو سے گول میز کانفرنس کے فیصلے ہندوستان کے دستور اساسی کی بنیاد قرار دئے گئے تھے۔

شہزادہ سلطان مرزا جو واجد علی شاہ صاحب سابق حکمران اودھ کا بیٹا تھا۔ کلکتہ میں فوت ہوگیا۔ ۴ جولائی کو اس کی لاش خاندانی قبرستان میں دفن کی گئی۔

امرت سر کٹڑہ جیمل سنگھ میں ۲ جولائی کو بوٹوں کی دوکان میں ایک عجیب چوری کی واردات ہوئی۔ چور مال نکال کر لے گئے اور چار سو کے نوٹ دکان میں قیمت کے طور پر یہ لکھ کر رکھ گئے۔ کہ رجسٹروں سے دیکھ کر اصل قیمت پر مال لے جا رہے ہیں۔ اس کے منافع کا حصہ بھی ادا کرینگے

سر میلکم ہیلی گورنر یو۔پی کے متعلق شملہ کی اطلاع ہے کہ وہ اپنے عہدہ کی پوری میعاد ختم کر کے ریٹائر ہونگے یہ میعاد اگست ۱۹۳۳ء میں ختم ہوگی۔ اس کے بعد سر ہیری ہیگ گورنر بنائے جائینگے۔ اور ان کی جگہ گورنمنٹ کے لیجسلیٹو ڈیپارٹمنٹ کے موجودہ سیکرٹری سر لانس ہیٹ گداہم کو ہوم ممبر بنایا جائے گا۔

شاہجہانپور سے ۵ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ ایک بنیا قریبی گاؤں سے ایک لال رنگ کی تھیلی میں پانسو کے نوٹ اور کچھ روپے لا رہا تھا۔ کہ ایک چیل نے جھپٹ کر تھیلی چھین لی۔ اور لے کر اڑ گئی۔ لالہ جی نے بہت شور و غل مچایا۔ مگر چیل نظروں سے غائب ہوگئی۔

شیخ محمد عبد اللہ صاحب اور ان کے رفقاء کے متعلق حکومت کشمیر نے ۷ جولائی کو اعلان شائع کیا ہے۔ کہ تبدیل آب و ہوا اور دیگر وجوہ کی بناء پر انہیں اودھم پور سے بٹوتی منتقل کر دیا گیا ہے۔

ایک مسلمان لڑکی جو پورٹ سعید کے ایک مشنری سکول میں تعلیم حاصل کرتی تھی۔ دار العوام میں ۵ جولائی کو اس کے متعلق کہا گیا۔ کہ وہاں اس لڑکی کو زبردستی عیسائیت قبول کرنے پر مجبور کیا گیا۔ لہذا حکومت اس سلسلہ میں کیا تحقیقاتی کارروائی کرنا چاہتی ہے۔ سر جان سائمن نے کہا کہ لڑکی کو عدول حکمی کی وجہ سے بطور تنبیہ سزا دی گئی تھی۔ اس پر یہ مشہور ہوگیا۔ کہ زبردستی عیسائی بنانے کے لئے پیٹا گیا۔ جس وقت سے یہ حادثہ ہوا ہے۔ ہائی کمشنر متعلقہ حکام سے دریافت حالات کر رہے ہیں۔ نیز مصر میں مشنریوں کی سرگرمیوں کے بعض پہلوؤں اور انٹر مشنری بلاڈ پر مرکزی طور پر نگرانی کرنے کے متعلق غور و خوض کیا جا رہا ہے۔

شملہ سے ۷ جولائی کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ کاشغر کی تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ جانب بیگ یکے از قائدین ختن کی سرکردگی میں تقریباً ایک ہزار باغی سپاہ یارقند سے کاشغر پہونچی ہے۔ جس سے مزید ہنگامہ آرائی کا اندیشہ ہے۔

کراچی سے ۷ جون کی خبر ہے کہ شہر کے گنجان حصہ میں جبکہ آریہ سماج کا جلوس مسجد کے پاس سے گذر رہا تھا۔ ہندو مسلم فساد ہوگیا۔ جس میں بیس آدمی زخمی ہوئے۔ پولیس نے موقع پر پہونچ کر حالات پر قابو پالیا۔

الہ آباد ۷ جولائی۔ پاؤنیر کا سپیشل نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی نے وائٹ پیپر میں کسی قسم کی تبدیلی نہ بھی کی۔ تو بھی کانسٹی ٹیوشن ایکٹ پاس ہونے کے بعد پانچ چھ سال تک اصلاحات کا نفاذ نہ ہو سکے گا۔ اس عرصہ کے دوران میں صوبجاتی خود مختاری بھی رائج نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ فیڈریشن اور صوبجاتی خود مختاری کا بیک وقت اجراء کیا جائیگا۔

جرمنی کے متعلق پیرس سے ۶ جولائی کی خبر ہے۔ کہ حکومت فرانس کو جرمنی کی فیکٹریوں میں وسیع پیمانہ پر سامان جنگ تیار ہونے کی وجہ سے تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ یہ اطلاع علی گورنمنٹ فرانس کو اپنے ان ممالک کے سفیروں کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔ جن کی سرحدیں جرمنی سے ملتی ہیں

لنڈن سے ۵ جولائی کی خبر ہے کہ ہند اور جاپان کے درمیان براہ راست تجارتی گفت و شنید کی راہ میں جو مشکلات تھیں۔ وہ اب دور ہو گئی ہیں۔ اور ماہ اگست کے اخیر میں گفت و شنید شروع ہونے کی توقع ہے۔ گورنمنٹ ہند کو گفت و شنید کی اجازت مل گئی ہے۔

راولپنڈی میں احرار کانفرنس منعقد کرنے کے انتظامات کئے گئے تھے۔ لیکن ۶ جولائی کو جب احراری باہر سے پہونچے۔ تو پولیس نے جامع مسجد میں جلسہ کرنے سے روک دیا۔ کیونکہ اسے نقض امن کا خطرہ تھا۔

شملہ سے ۷ جولائی کی خبر ہے کہ پنجاب گورنمنٹ نے فصل ربیع کے مالیہ کی جولائی کی قسط سے دس لاکھ کی تخفیف کا فیصلہ کیا ہے۔ جس سے صرف اضلاع لائل پور۔ ملتان۔ شاہپور۔ شیخوپورہ علی الترتیب پانچ لاکھ۔ دو لاکھ۔ ڈیڑھ لاکھ۔ نصف لاکھ کے تناسب سے فائدہ اٹھا سکینگے۔

انجمن ترقی صنعت و حرفت ہند کے زیر اہتمام ۸ اکتوبر سے ۷ نومبر تک دہلی میں اجمیری گیٹ کے سامنے ہندوستانی دستکاریوں کی آل انڈیا نمائش ہوگی۔

لنڈن سے ۶ جولائی کی خبر ہے کہ امپیریل ہفتہ بچگان میں بہترین انعام ریاست میسور کو دیا گیا ہے۔ جہاں بچوں کی تندرستی کے لئے ریاست کی طرف سے خوب پراپیگنڈا کیا گیا تھا۔

پونا سے ۷ جولائی کی خبر ہے کہ مسٹر اسینے سی راجگوپال اچاریہ اور گاندھی جی کی رازدارانہ گفتگو جاری ہے۔ جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ گاندھی جی گورنمنٹ کے ساتھ صلح کی انتہائی کوشش کرنے کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کو تیار ہونگے۔ بشرطیکہ اس سے قومی وقار کو نقصان نہ پہنچتا ہو۔ آخری فیصلہ مدعوین لیڈروں کے رجحان پر ہوگا۔

جرمنی کی تمام پرانی پولیٹیکل پارٹیاں یکے بعد دیگرے توڑ دی گئی ہیں۔ صرف جرمن سنٹر پارٹی باقی تھی۔ اس کے متعلق بھی برلن کی ۶ جولائی کی خبر مظہر ہے۔ کہ توڑ دیا گیا ہے اب صرف ہٹلر کی نازی پارٹی باقی رہ گئی ہے۔

جرمن گورنمنٹ کی بھرتی سپاہ کے متعلق برلن سے ۷ جولائی کی خبر ہے کہ گورنمنٹ نے گیارہ ہزار فوجی افسروں اور سات ہزار سپاہیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ فوراً فوجی ملازمت میں شامل ہو جائیں۔ ۲۰ جولائی سے ان کی ٹریننگ شروع ہو جائے گی۔

جالندھر سے ۷ جولائی کی خبر ہے کہ ایک بائیس سالہ بی۔ اے پاس ہندو نوجوان کی موت آم کی گٹھلی حلق میں پھنس جانے کی وجہ سے واقع ہوئی۔ متوفی اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اور اسی سال بی۔ اے میں پاس ہوا تھا۔

وزارت لوکل سیلف گورنمنٹ نے گورنمنٹ گرلز سکول کی انسپکٹریس کو لائل پور ڈسٹرکٹ بورڈ کا ممبر نامزد کیا ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی